خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 118

Track 1

Time 33:48

١۔ایمان دار لوگ ''پریشان''اور بے ایمان لوگ''خوشحال ''زندگی گزارتے ہیں

ایسا کیوں ہو تا ہے ؟

زیادہ تر لوگ عبادت گا ر ہو تے ہیں یا اللہ کے راستے پر چلتے ہیں وہ پر یشان ہو تے ہیں اور دنیا وی اعتبار سے جو لوگ بظا ہر اللہ سے دور ہوتے ہیں وہ خوشحال ہو تے ہیں۔ ظا ہر ہے اسلاف میں تو یہی نظر آتا ہے کہ جو لوگ مثلاً اسمگلر ہیں، ملا وٹ کر نے والے ہیں ،نشیات کا کا روبار کر نے والے ہیبیا ہیرا پھیری کر نے والے ہیں وہ دنیاوی اعتبا ر سے خوشحال ہو تے ہیں ان کے بڑے بڑے گھر ہو تے ہیں گاڑیاں ہو تی ہیں اور جو لوگ ایمانداری سے اپنی زندگی گزار تے ہیں وہ بچارے نا خوش ہو تے ہیں ان کے پاس گھر اور گاڑی تو کیا کھا نے کا بھی نہیں رہتا ہے بات یہ سمجھنے کی ہے کہ ایسا کیوں ہو تا ہے ؟کیا واقعی ایسا ہے کہ جو اللہ سے دو ستی کر ے یا جو اللہ کے حکامات پر عمل کر ے اور اللہ کے رسول اللہﷺ کے قوانین کے مطا بق زندگی گزار ے وہ دنیا میں پر یشان رہتا ہے اور جو اللہ اور رسول اللہﷺ کے قوانین کے خلاف زندگی گزار ے وہ خوشحال ہو تا ہے یہ سوال ہے اس قسم کے سوالات ہر انسان کے ذہن میں آتے ہیں جو بھی ذرا سا سمجھ دار ہے اس کے ذہن میں یہ بات آتی ہے یہ کیا بات ہے یہ سوال جس طرح عام لوگو ں کے ذہن میں آتا ہے میرے ذہن میں بھی آیا اور میں نے اپنے پیرومر شد حضور قلندر باباولیا ء سے پو چھاکہ یہ جو دنیا کا ایک نظام ہے غریبی امیری کا ایک طرف لوگ اتنے امیر ہیں انہیں یہ پتا ہی نہیں کہ ان کے پاس کتنا پیسہ ہے ،دوسری طرف لوگ بچارے اتنے غریب ہیں کہ نہ وہ بچوں کو پیٹ بھر کے روٹی کھلا سکتے ہیں ،نہ وہ اپنے بچوں کو اچھا لباس پہنا سکتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنے بچوںکی تعلیم و تر بیت کر سکتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے جن لوگوں کے پاس پیسہ ہے وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلا تے ہیں، اچھے اچھے اسکولوں میں پڑھا تے ہیں، با ہر بھیجتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہو تا ہے کہ کیوں کہ وہ غریب کے بچوں سے ممتاز ہوتے ہیں علم میں لہذا حکومت بھی ان کے ہاتھوں میں چلی جا تی ہے تو جتنے بھی سلطنت گزری یا ہیں ان میں بھی ہم یہی دیکھتے ہیں کہ امیری امیروں کے بچے جو ہیں وہی ہر گر کے حکمرا نی کر تے ہیں اور وہ امیر سے امیر تر ہو تے چلے جا تے ہیں اور غیریب غیریب تر ہو تا چلا جا تا ہے یہ ایسا سسٹم ہے وہ پا کستان میں نہیں ساری

دنیا میں اور آج سے نہیں ہزاروں سال پہلے سے بنی اسرائیل کے زمانے میں جب
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھیجا ہے یہی صورت
حال جو فلاحین جو حکومت تھی ایک خاندان تھا مخصوص اب بادشاہ جو وہ
حکمرانی فر ماتے رہے اور مذہبی اعتبار سے ان کا تحفظ کرتے رہے مذہبی ٹھکے
دار بادشاہوں کا تحفظ کرتے رہے اور بادشاہوں کے انعام اکرام سے آج بھی یہی
ہے مذہبی جو دانش ور ہیں وہ حکومت کے سات تعاون کر سکتے تھے اور
حکومت ان کے ساتھ تعاون کرتی ہے تو اب اس میاسی بات تو ہے ہی
نہیصاحب اس میا یسا ہو تا ہے ایسا نہیں ہو تا ہے ایسا ہو تا ہے ساری دنیا
میں ہو رہا ہے پا کستان میں بھی ہو رہا ہے،ہندوستان میں بھی ہو رہا ہے
امریکہ میں بھی ہو رہا ہے ہر جگہ ہے تو مجھے حضور قلندر باباولیا ء نے اس
بات کا جواب یہ دیا کہ پہلی بات تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی یہانوسائلی تقسیم و
مساوات جو ہیجو مساوات دولت کی مساوات یہ نہیں ہے کہ امیر آدمی کو ایک
لاکھ روپے ملے گے تو غریب کوبھی لا زماً ایک لاکھ رو پے ملے گے بلکہ مساوات جو
اللہ کے یہاں ہے وہ ذہنی سکون ہے یہ ذہنی سکون جو ہے وہ اللہ تعالیٰ
مساوانہ کر تے ہیں اب بظا ہر طور پر یہ نظر آتا ہے کہ بھئی یہ بہت امیر کبیر
آدمی ہے اگر آپ انہیں اندر سے دیکھیں تو بلا شبہ وہ ہم غریبوں سے بہت زیادہ
پریشان ہیبہت زیادہ ٹوٹے پھو ٹے ہینہ ان کے اندر یقین ہے نہ ان کے اندر کو ئی
خلو ص ہے عجیب ان کی صورت حال ہے ڈرے ہو ئے سمے ہو ئے خوف زدہ ان
کی زندگی گزرتی ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے میرا جو یہ پاپولیشن ہے اور سالہ
سال ہو گئے تو میں اپنے غریب بھا ئیوں کے پاس جا تا ہونغریب بھا ئی بھی میرے
پاس آتے ہیامیروں کو بھی میں نے قریب سے دیکھا ہے ان کے اندونی حالات بھی
میں نے دیکھے ہیابھی میں آپ ایک واقعہ سنائو ایک صاحب ایک بہت بڑے میل کے
مالک تھے وہ میرے پاس آئے اور بڑے ناراض میں نے کہا کیا ہو گیا وہ کہنے لگے بھا
ئی بڑے خراب ہیں بڑے بے وفا ہیمیں نے چھوٹے بھا ئیوں کو اپنے سینے پر بیٹھا کر
پالا پروارش کی تعلیم و تر بیت دی ایسا ہے ویسا ہے بہت انہوں نے برا ئی کیان
سے میں نے پو چھا با ت کیا ہو ئی تو انہوں نے کہا بھئی ایک ہمارا ابا کا گھر ہے
اس گھر کو کمرے ہم نے توڑا تھا اس میں سے ایک دروازہ نکلا تو میں دو سرا
کمرہ بنا رہا تھا تو میں نے بھا ئیوں سے کہا یہ میں دو سرا کمرہ بنا رہا ہویہ
دروازہ میں وہا نلگا لیتا ہونتو بھا ئیوں نے کہا یہ تو ابا کا بنایا ہوا گھر تھا اس
میں تو سب کا ورثہ ہے تم اپنا حصہ لے دواور دروازہ لے جا ئو انہوں نے کہا کیسا
حصہ بھئی کہا یہ باپ کا بنایا ہوا ہے ،ہر چیز باپ کی ہے اس میںکیل بھی
مشترک ہے سب بہن بھا ئی حصہ دار ہے تو ا س میں ان کی آپس میں بہتبھا ئی
نے برا بھلا کہا انہون نے کہا برے بھلے کی با ت ہی نہیں ہے شریعت میں جو ہے
اس دروازہ میں ساری شریعت آگئی خیر پھر میں نے کہا ہوا کیا یہ تو بتا ئووہ
کہنے لگے بھی میں کیا کر تا میں نے وہ دروازہ لے لیا اور بھا ئیوں کو میں نے پیسے
دے دئیے تو میں نے کہا یار تم بڑے بغیرت آدمی ہو دروازہ چھوڑ دیتیکہنے لگے اگر

میں چھوڑ دیتا تو میرا حصہ بھی جا تامیل اونر ہے بڑی بڑی بلڈنگیں نام میں لینا
نہیں چاہتاپردہ رکھنا چا ہئیاتنی بلڈنگیں ایسی ہیںجن میں ان کے ہسپتال ہیں
صدر میں روٹ پر اور پتا نہیںکہاں کہاںحال ان کا یہ ہے کہ چار بھا ئی پانچ
بہنیںایک دروازے کے سب نے پیسے لے لئے بڑے بھا ئی سے اور بڑے بھا ئی نے چھوٹے
بھا ئیوں پر دروازے اس لئے نہیں چھوڑا ان کاحصہ مانگا جا رہا تھا اب آپ اندازہ
لگا ئیں ایک غریب آدمی کا ایک امیر آدمی کا بھئی آپ سب لوگ بیٹھے ہو ئے ہیں
ماشااللہ  خوشی ہو تی ہے بڑی بھا ئی کو خوشی ہوتی ہے چھوٹے بھا ئی کے کام
چیز آجا ئے،چھوٹے بھا ئیوں کے یہ خوشی ہو تی ہے ہمارے بڑے بھا ئی کے یہ چیز
کام آجا ئے لیکن وہاں ایک دروازے پر بھی حصے ہو تا ہے اب اس سے اندازہ لگا
ئیے ان کے یہاں دو لت کا کیا معیار ہے اور جہاں دو لت کا یہ معیار ہو اہمیت ہو
وہاں سکون نہیں ہو تا ایک میں نے یہ دیکھا کے انہیں صرف یاک بات کا ڈر رہتا
تھا ہے کہ اگر ہمارے پاس دو ولت نہیں رہی تو ہم بے عزت ہو جا ئیں گے اور یہ
واقعہ ہے کہ دو لتمند کو آدمی اس کی دو لت کے لئے سلام کر تاہے سلام کر تا
ہے تو اسے بھی پتا سلام اور جب وہ ہو جا تاتو اسے کو ئی سلام بھی نہیں کر تا
آپ کے سامنے شہنشاہ ایرا ن کی مثال ہے ڈھا ئی ہزار سال تک اس نے حکومت
کی دنیا کا امیر ترین آدمی لیکن دو لت جب اس سے روٹھ گئی سلطنت ختم ہو
گئی تو وہ مارا مارا پھیرا وہ ملک ا س کی میزبانی کو سعادت سمجھتے تھے اس
کی مہمانی کر تے تھے اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے کسی ایک ملک
نے بھی اسے اپنے یہاں مہمان ٹھہرانا اسے ایک وقت کی روٹی کھلا نا گوارہ نہیں
سمجھا ابھی ہوا نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ جہاز میں اڑتے اڑتے کینسر کا بیمار ہو
گیا جہاز میں ہی مر گیا اور اس کو اپنے ملک میں قبر تک نصیب نہیں ہوئی یہ
آپ کے سامنے ہے اگر دولت مندی کا یہ ایران آپ کے سامنے پیش آیا جہائی شاہ
با دشاہ کے ساتھ پیش آیا،نصر کے فاروق با دشاہ کے ساتھ پیش آیا اور ہمارے
ملکوں میں بھی جب یہ رحمان ہو ئے یہ سارے جو ہیں ان کے ساتھ پیش آیااس
سے تو ایک سنجیدۃ آدمی اللہ سے توبہ استغفا ر ہی کر ے گا یہ کہے گا سے دولت
نہیں چا ہئے کہ جس میں انسان اتناذلیل ہو جا ئے کہ اپنے ملک میں اس کو بر
بھی نصیبۃ نہ ہوتو اب دیکھئے اب آپ غریب آدمی کا اور امیر آدمی کا سکون ایک
جگہ رکھیں اس میں آپ کو یہ برابری ملے گی کہ اس کو قدرت نے بے شمار
وسائل دے دئیے لیکن اس سے سکون چھین لیااور غریب آدمیوں کے پاس وسائل کم
ہیں لیکن ان کو امیر آدمیوں کے مقابلہ میں سکون زیادہ ہےایک تو یہ انہوں نے
بتایا جو بات سمجھ میں آئی میں نے زیادتی طور پر اس معاملہ پر جو غور کیا اس
کی وجہ میری سمجھ میں یہ آئی کہ غربت جو ہے غربت اللہ کی طرف سے
کسی کو نہیں ملتی آدھے خود ہی غریب ہو تے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ جو زمین ہے
اس زمین میں کو اپنا دستر خوان بنایااو را س زمین کو فری تقسیم کر دیا ایسا
نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے امیر کو مفت دے دی ہو غریب کو مفت نہ دی ہو یہ
امیروں نے اپنا تسلسل قائم کر کے غریبوںپران کو عزیت اور تکلیف پہنچا ئی لیکن

جب بھی غریب آدمی امیروں کے خلا ف منظم اور متحد ہو گئے تو کچھ بھی نہیں
ہوا شہنشاہ ایران جیسے آدمی ہے ذلیل و خوار ہو کر مر گئے تو اب اللہ ایک
دستر خوان بچھا ہوا ہے یہاں سے وہاں تک ہر چیز ہے امرود بھی پڑا ہو اہے
سیب بھی پڑا ہوا ہے آم بھی امرود بھی پرا ہوا ہے ہر چیز پڑی ہو ئی ہے اب
آپ اس کو اٹھا تے ہی نہیں ہیں آپ اس کو استعمال ہی نہیکر تے تو اس میں
اللہ میاں کا کیا قصور اللہ میاں نے آپ کو کیوں غریب کر دیا بھئی ... ایک سرمایہ
دار کی زندگی کا جب آپ مطا لعہ کر یں گے تو اس کی زندگی میں سوائے محنت
محنت، محنت ،محنت کے علاوہ آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا ۔ بس اس کے ذہن
میں ایک ہی بات ہے امیر بننا ہے میل لگانا ہے،فیکٹری لگا نی ہے ،کاروبار کر نا
ہے ایمانی بے ایمانی مکا ری دگا با زی کسی بھی صورت سے مجھے دولت حاصل
کر نی ہے ۔ اور وہ اس محنت میں لگے رہتا ہے اس کے بر عکس ہم راج مزدور
کو دیکھتے ہیںان کے گھر والے بھی آتے ہیں ہمارے پاس گھر میں اگر آٹا ہے تو وہ
محنت مزدوری کے لئے با ہر ہی نہیں نکا لتے بھئی جب شور مچتا ہے گھر میں
کھا نے کو روٹی نہیں تب وہ کندھے پر رومال ڈال کر مزدوری کے لئے نکلالتے
ہیںآٹھ دس دن مزدوری کر تے ہیں پھر آپ نے دیکھا ہوگا یہ جتنے رنگ کر نے والے
آٹھ دن کا کام ہو گادو مہینے میں یہ پورا کر تے ہیں کسی کار پینٹر کو لے لیجئے
آپ اس کے پیچھے پیچھے ہی پھر تے رہے گے وہ آپ کا فرنیچرز نہیں پو را کر ے
گاجب اس کو پیسوں کی ضرورت ہو گی جب ہی آئے گاتو یہ جو دنیا ہے اس دنیا
کا حصول جو ہے اس کا تعلق اس بات سے ہے آپ اس دنیا کے لئے کتنی جدو جہد
کر تے ہیں کتنی کوشش کر تے ہیں جتنی جدو جہدکو شش آپ کر تے ہیں اسی
کے حساب سے آپ کو نتیجہ نکال آتا ہے اب آپ یہ کہے گے صاحب غریب کے بچے
بیکار ہیں انہیں نو کر ی نہیں ملتی امیروں کو نوکریاں مل جا تی ہیں اس میں
بھی آپ یہ دیکھئے اب ایک بچے نے انجینئرنگ پڑھ لی اس کی شان کے خلا ف ہے
کہ وہ جو تا بنا ئے اس کی شان کے خلاف ہے کہ وہ مزدوری کرے اس لئے وہ
سمجھتا ہے میں نے انجینئربگ کی ڈگری لے لیاب میں میرا کام تھوڑی ہے کہ
میںزمین کھو دوں یا میراکام تھوڑی ہے میں کو ئی انڈسٹریسہ لگا لوں یا میرا کام
تھوڑی ہے میں کھڑے ہو کر صفا ئی کر دو ںنتیجے میں وہ پر یشان رہتا ہے لیکن
اب ہم دو سرے ممالک میں دیکھتے ہیںمثلاً امریکہ میں دیکھیں ،فرانس میں
دیکھیں،یورپ میں دیکھیںوہاں محنت مزدوری کی کو ئی اہمیت ہی نہیں ہے
وہاں لوگوں کو سب کو کام مل جا تا ہے تو اس میں اللہ کی طرف سے غریبی
امیرہی نہیں ہے آپ یہ نہ سمجھیں اللہ میاں نے ایک مخصوص تبغ بنا دیا ہے کہ
صاحب وہ تبغ غریب ہی رہے گاوہ تبکے امیر ہی رہے گا اللہ تعالیٰ کی ایک زمین
ہے جس طرح فری زمین ایک امیر آدمی کو ملتی ہے اس طرح فری زمین ایک
غریب آدمی کو ملتی ہے، جس طرح ہوا مفت امیر لوگوں کو ملتی ہے اسی طرح
ہوا غریبوں کو بھی ملتی ہے،دھوپ ہوا کون سی ایسی چیز ہے جو اللہ کی
طرف سے نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ غریبوں سے پیسے لے رہا ہے اور

امیروں کو مفت دے رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ غریب جو ہے اپنے آپ کو احساس کم
تری میں مبتلا کر لیتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں ہم کچھ نہیں ہیں وہ کچھ
نہیں ہو جا تے اب آپ دیکھئے یہ ایک روایت ہے اپنے بزرگوں سے سنا ہے اور دیکھا
بھی ہے ایک آدمی امیر ہو جا ئے وہ سب کا رشتے داراور بچا رہ غریب ہیں چھوٹا
بھا ئی بھی ہو گا تو اس سے کہے گے ہاں ہمارے رشتے دار ہیںتو اس کا مطلب یہ
ہوا غریب خود امیر کو اہمیت دے رہا ہے دولت کی بنیاد پر اور اس کی وجہ سے
وہ احساس محرومی میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے اللہ تعالیٰ نے جو
ایک سسٹم بنایاہوا ہے ہر چیز جس طرح ا،میر کے لئے مختصر ہو رہی ہے کا
ئنات میں غریب کے لئے بھی مختصر ہو رہی ہے بعد صرف محنت کی ہے آپ
محنت کر ے آپ کو ہر چیز حاصل ہو جا ئے گی ۔ایک مذہبی گروہ ہوں،ہے تبغ ہے
اس کا م ہی یہ ہے کہ وہ انسانیت سے نکل کر فرشتے بننا چا ہتے ہیںاب ایک
آدمی صبح کو تہجد میں اٹھا نہا تی بہت اچھی ات ہے تہجد میں اٹھا اس نے
جناب نفلیں پڑھیی صبح تک وظیفے پڑھااس کے بعد جناب فجر کی نماز پڑھی پھر
اشراق کی نفلیں پڑھی اشراق کے بعدچاش کی نفلیں پڑھی چاش کی نفلوں کے
بعدظہر کا وقت آگیاظہر کی جنا ب نماز پڑھی ظہر جناب ابھی ختم ہی کیا تھا
اور ٹائم کا وقت ہی پتا نہیں چلا اور پھر اللہ و اکبر عصر کی آذا ن ہو گئی
مسجد میں چلے گئے ابھی وہاں سے چائے پی کر فارغ ہی ہو رہے تھے مغرب کی
آذان ہو گئی مسجدمیں چلے گیمغرب کے بعد ابھی کھا نا بھی پو ری طرح سے
نہیں کھا یاتھا پھر مولا جی نے آزان دے دی عشاء کی آذان ہو گئیاب سونے کا
وقت آنے لگا اب جب اس کی نیند ہی نہیں پو ری ہو گی وہ دنیا میں کیاکام کر ے
گاجہاں بھی جا ئے گا اونگتا رہے گا بیٹھا ہوا میں نے دیکھیں ہیں ایسے لوگ جو
ہروقت پڑھتے رہتے ہیں اور جوایاں لیتے رہتے ہیںتھوڑے دن میں مالک کہتا ہے
جی اپنے گھر جائو تو اب عبادت کر یں گے تو اتنی عطا کریں گے کہ وہ دنیا وی
معاملات جو ہیں وہ اس دن مستوی رہے سکتے ہیں نہ محنت کر تے ہیںنہ
مزدوری کر تے ہیںزیادہ پڑھنا لوگ کہتے ہیں صاحب بہت اچھا ہے لیکن جس چیز
میں پڑھنے میں طاقت ہو گی مثلاً آپ اللہ کا نام لیتے ہیں اللہ کا کلام پڑھتے
ہیںظاہر ہے اس کی ایک نبوی ہے ایک طاقت ہے تو اس کے لئے ایک ساکت بھی
ہو نی چا ہئے تو آپ اتنا زیادہ پڑھ لیتے ہیں کہ اس کے انوار اور رو شنیوں سے
آپ کا شعور اور دماغ موصل ہو جا تا ہے آپ کسی کام کے قابل نہیں ہو تے تو
ظا ہرہے آپ کسی کام کے قابل ہی نہیں رہے گے تو آپ کیا کام کر یں گے آپ تو
سوتے ہی رہے گے تو ایک سسٹم ہے اگر اس سسٹم میں آپ دا خل ہو گئے تو آپ
کے لئے اللہ کا نظام پو را صاف ستھرا میدان پڑا ہوا ہے آپ جتنا چا ہئیں دوڑیں
جتنا چا ہئیںبھا گیں جتنا چاہئیں چلے تو اگر آپ نہے تو پھر ٹھیک ہے اللہ میاں
نیروٹی دینے کا وعدہ کیا ہے تو رو ٹی تو آپ کو ملتی رہے گی بھوکاکو ئی نہیں
رہے گاکھا نا بھی ملے گا کپڑا بھی ملے گا گھر بھی ملے گا اب یہ ہے کہ آپ
آسائش اگر مہیا کر نا چا ہتے ہیںتو آسائش کے لئے تو ضروری ہے کہ بھئی یہاں

سے وہاں ہے اب ایک میل پربکر ی کا گو شت رکھا ہوا ہے دوسری میل پر دال
رکھی ہو ئی ہے تو آپ دال بھی کھا سکتے ہییں بکر ی کا گوشت بی کھا سکتے
ہیں اللہ نے تو نہیں منا کیا اللہ نے بکر ی آپ کے لئے بھی پیدا کی ہے امیر کے لئے
بھی پیدا کی ہے ہاب و ہاں غریب کہے بکری گو شت کو ن کھا ئے دال پر ہی
گزارہ کر لووہ امیر کہتا ہے نہیں ایک میل جا نا ہے بکر ی کا گو شت کھانا ہے
دال پر کیوں گزار ہ کیا جا ئے تو یہ سسٹم جو ہے اس سسٹم میں کو ئی خرابی
نہیں ہے ہماری سوچ میں خرابی ہے ہماری محنت کر نے میںخرابی ہے ایک یہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ہمارا محکوم بنادیا آدم کوسجدہ کا حکم دیا گیا
فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا اور فرشتوں نے سجدہ کیا سب جا نتے ہیںابلیس نے
سجدہ نہیں کیااس کو اللہ تعالیٰ نے مہنوص کہاتو آپ یہ بتا ئیں انسان افضل ہے
یا فرشتہ افضل ہے اگر فرشتہ افضل ہو تے تو انسان کو کہاآدم کو کہا جا تا کہ
فرشتوں کو سجدہ کرووہاں آدم کو افضل بنا کر فرشتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ
تم سجدۂ کرو تو ہم رات دن تسبیاں پڑھ پڑھ کر فرشتوں کو بھیج رہے ہیں یعنی
اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں شرف دیا ہے اس شرف کو ہم کھو کر اس کی نا قدری
کر کے نا شکری کر کے کفرانِ نعمت کر کے فرشتہ بننا چا ہارہے ہیں اچھا جب
آپ فرشتہ بنناچا ہا رہے ہیں بھئی فرشتے تو کپڑے بھی نہیں پہنتے ،فرشتے تو
روٹی بھی نہیں کھا تے فرشتے تو شادی بھی نہیں کر تے انسان فرشتہ ہی بن گئے
تو ظاہر ہے دنیا آپ سے روٹھ جا ئے گی اسی لئے مذہب میں پا نچ وقت کی نماز
ہے فرض کر دی ہے اور اس میں بھی یہ نہیں ہے صاحب آپ نمازمیں ہی پڑے
رہے میں نے سنا فجر کی اگر آپ نماز شروع کر یں تو دوپہر ہو جا ئے ظہر کی
نماز پڑھیں تو عصر ہو جا ئے اس کا بھی ایک وقت ہے تعین ہے اب فجر کی نماز
سے آپ پڑھنے فجر کی اوراس کے بعددیکھیں ظہرتک کتنا وقت ہے مسلسل وقت
ہے کا رفو بار کا کہ آدمی کا رو با ر کر سکے لیکن آپ کا روبار کی طرف توجہ نہ
کر یںغریبوںکی طرف توجہ کر یں تو ظا ہر ہے دنیا کیسے کام کر ے گی میرے پاس
ایک صاحب آئے وہاں مطب میں جب میں بیٹھا کرتا تھاکہ صاحب میں بڑا پر یشان
ہوں ہکیا پریشانی ہو گئی ؟کہ صاحب میں جو کا روبار کر تا ہوں مجھے نقصان
ہی ہو تا ہے بھئی کیوں نقصان ہو جا تا ہے ؟ کہاساحب وہ میں یہ کر تا ہوں
وہ کر تا ہوں اور میں دو ستوں کو پیسے دیتا ہوں وہ کا روبار کر تے ہیںواپس
نہیں کر تے بھئی تم خود کیوں نہیں کر تے ؟کہنے لگے خود میں کر نہیں سکتامیں
کسی فلاح میں ملازم ہو ںاس زمانے میں یہ کو ئی دس با رہ سال پرا نی بات ہے
ا نہوں نے کہا مجھے بیا لیس ہزار روپے تنخواہ ملتی ہے اور کمیشن الگ ملتا ہے
تو میں نے کہا یہ سیدھی سی بات ہے تمہاری اتنی بھا ری آمدنی ہے روپیہ تم
سے رکھا نہیں جا تا تم دوستوں کو دیتے ہوں وہ کھا جا تے ہیں وہ تمہیں کیوں
کما کردیںتو اس نے کہا چھوڑیں یہ تو ہو جا ئے گا مجھے آپ وظیفہ بتا دیںتو میں
نے اس سے پو چھا تم کسی کمپنی میں ملا زم ہو؟جی ہاں جی جر منی کی ایک
کمپنی ہے اسمیں ملازم ہوںمیں نے پو چھا اس سے تمہاری طرح اور بھی ملازم

ہوں گے؟کہنے لگے ہاں میری طرح اور بھی ہیںاور بھی ملازم ہیں تو میں نے کہا
بھئی وہ تمہارا مالک ہے وہ کون ہے ؟ کہنے لگے یہودی ہے تو میں نے کہا وہ
وظیفہ پڑھو جو یہودی پڑھ رہا ہے تاکہ تم بھی رکھ سکو تم جیسے آدمی تو بات
یہ ہے کہ یہ مذہبی لوگ جو ہیں یہ اعتدال سے ہار جا تے ہیںاسلام جو ہے وہ
اعتدال کا سبق دیتا ہے اعتدال سے جو بندے جہاں بھی ہٹے کا نقصان ہو جا ئے گا
آپ کی خوراک ہے دورو ٹی آپ چار روٹی کھا ئیں تودو چار دن آپ دیکھئے آپ کا
پیٹ خراب ہو جا ئے گاآپ کو سونا چا ہئے آٹھ گھنٹے آپ دو گھنٹے سوئے آپ کی
صحت خراب ہو جا ئے گی،آپ کی انرجی ہے کام کر نے کی چھ گھنٹے کیآپ کچھ
عرصہ بارہ گھنٹے چو دہ گھنٹے سولہ گھنٹے کام کر یں آپ کے اعصاب بالکل ٹوٹ
جا ئیں گے آپ گر جا ئیں گے ٹینشن میں آپ مبتلا ہو کر بیمار ہو جا ئیں گیانتہا ئی
بلیڈ پر یشر ہو جا ئے گا تویہ جوقدرت کا ایک نظام ہے ایک سسٹم ہے اعتدال جو
لوگ اعتدال میں رہے کر زندگی گزارتے ہیں وہ خوش رہتے ہیں امیر آدمی اس
لئے خوش نہیں رہتے ہیںوہ اعتدال کو ٹوڑ کر انہیں صرف اور صرف دولت چا ہئے
ایک دفعہ میں حضور قلندر با با اولیا ء پاس گیاایک مجلس تھی بہت بڑی وہابڑے
بڑے امیر لوگ بیٹھے ہو ئے تھے میں بھی پہنچ گیا جب کھا نے کا وقت ہوا تو بہت
ہی خوبصورت ٹرے اس میں سفید کپڑا اس میںایک ڈبیہ بڑے خوبصورت چمکدار ہ
اسٹیل کی ڈبیہ تھی وہ سب لوگوں کے پاس آئی سب نے  ایک ایک گو لی ایک
گھونٹ پانی سے لے لی میرے پاس بھی وہ ڈبیہ آئی میں نے کہا یہ کیسی گو لی
ہے؟ کیا ہے؟ کیوں کھا ئیں؟ وہ کہنے لگے اس سے بھوک لگتی ہے اب بھئی میں
نے کہا مجھے تو ویسے ہی بھوک لگ رہی ہے مجھے گو لی کھانے کی عادت نہیں
ہے میں نے وہ گولی نہیں کھا ئی صاحب وہ بیس منٹ بعدپندرہ منٹ بعد میں نے
بھا ئی میں نے وقت نہیں دیکھا وہ گھنٹی بجی بیل ہو ئی بھئی یہ کیا ہوا ؟کہنے
لگے یہ گو لی نے کام کر دیا اب روٹی کھا ئو سب میز پر جا کر بیٹھ گئے بڑا پر
تکلف دستر خوان تھاسب نے کھا یا تو ہم نے بھی کھاناکھا یا اس کے بعد کھا نا کھا
کر ابھی پا نی ونی پی کر اٹھے نہیں تھے پھر وہ ایک ٹرے آگئی پھر وہ گو لی سب
نے ایک ایک دو دو کھا لی بھئی یہ کیا ہے ؟کہنے لگے یہ کھا نا ہضم کر تی ہے اب
بتا ئیے اللہ و اکبر یہ کو ئی کھا نا ہوا اچھا رات کو دو گو لیاں کھا کر سوئیں گے
بغیرگو لی کے نیند ہی نہیں آتی گولیاں کھا کے سو جا ئو میرا ایک دوست ہے
دوست تو خیر نہیں ہے امیر تو دوست ہو تا ہی نہیں ہے کسی کا دوست تو
نہیں کہنا چا ہئے جا ننے والے تھے وہ ان کی بیوی آئی رات کو ایک دفعہ رو تے ہو
ئے بڑی رو رہی تھی کیا ہوا بھئی ...؟کہنے لگی وہ نیند کی بیس گو لیاں کھا
گیامیرا شوہر لیکن نیندنہیں آرہی بھئی کیا ہوا میں گیاصاحب مجھے رو تے ہو ئے
بولے بھئی کیا مصیبت کیا ہے ؟اس نے کہا کہ میری نو کروڑ روپے کی جا ئیداد ہے
اور یہ بیوی میری جا ئیداد کھا جا ئے گی مجھے ذہر دینا چاہا رہی ہے بچے والے ہ
ایک اور واقعہ میں ایک امیر کا سنا ئو آپ کو وہ جناب اس نے ایک آدمی رکھا ہوا
تھاوہ مجھے سولا دے اوپر ڈیریپ لگی ہو ئی ہے نیند کی وہ جناب فزیو تھراپی

والا ڈبا رہا ہے بس اس نے کھراٹے... لیاوہ وہاں سے بھا گا پھر وہ سارے دن بیٹھا
رہا  ایک اور صاحب تھے وہ ساری رات گھر میں چکر لگا تے رہتے تھے بھئی کیا
مصیبت ہے؟ کہنے لگے مجھے یہی ڈر لگے رہتا ہے کو ئی آکر مار دے گا تو یہ دو
لت آپ ان چیزوں سے واقف نہیں ہے اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں ٹھاٹھ واٹھ
کچھ بھی نہیں ہے اندر سے بالکل یہ دیمککی طرح ہو تے ہیں، جیسے دیمک
لکڑی کو کھا جا تی ہے نہ اس طرحیہ دولت ا نسان کو کھا جا تی ہے۔ایک صاحب
میرے پاس آئے بڑے عجیب عجیب قصے آئے ہیکہ صاحب وہ میرے پاس پتا نہیں
کتنے لاکھ رو پے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں وہ اللہ کے لئے خرچ کر نا چا ہتا ہوں
مجھے آپ سے اچھا کو ئی آدمی نظر نہیں آیا آپ اسے خرچ کر دیں میں نے کہا
بھئی کس طرح خرچ کر یں ؟کہا کسی بھی طرح اس زمانے میں میمن تھے وہ
اس زمانے میں ملت گجراتی قائم نہیں تھی بھئی میں نے کہا ایسا کر تے ہیں
ملت میں ا شتہار دیتے ہیں کہ بھئی جو غریب لوگ ہیں جن کی بچیوں کی
شادیاں نہیں ہو تی وہ ہم سے رجوع کر یں ۔کہاہاں جی بالکل بڑی اچھی بات
ہے۔میں نے صاحب اپنے کالم میں لکھ دیا بھئی اس طرح اس طرح ایک صاحب
ہیں وہ شادیاں کروائیں گے اور ایڈیٹر سے مل کراس لئے کہ بھئی میں نے کہا کو
ئی غلط آدمی نہ آجا ئے مختصر یہ ہے کہ دوآدمی آئے بڑے معصوم چہرے سے
سلجھے ہو ئے شریفلوگ تھے میں نے اس سے کہا جی وہ صاحب وہ چلے گئے تو
ان دو میں سے میں نے ایک کے بارے میں میرایہ خیال ہوا کہ یہ مجھے شادی میں
ضرور بلا ئے گا بچی کی میں جا ئوں یا نہ جا ئوں صاحب وہ مجھے کارڈ نہیں بھیجا
بلا یا نہیں میں پریشان یہ کیسے ہو سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہو گیا ہے یہ کیسے
ہو سکتا ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے،قصہ مختصر یہ ہے کہ دو ڈھا ئی مہینے گزر
گئے دو ڈھا ئی مہینے کے بعد وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا جی اس کے پاس
کسی کوبھیجنا بھی نہیں دو ڈھائی مہینے سے کبھی کہتا ہے شام کو آجا ئو کبھی
کہتا ہے صبح آجائو کبھی کہتا ہے دو ڈھا ئی مہینے اس نے مجھے بھا گیا اورآکر
کہتا ہے جی میں تو ڈھا ئی سو رو پے دے سکتا ہوں، خیر صاحب بڑا نا گوار
گزاربڑا غصہ آیا کچھ دن کے بعدوہ  پھر آگئے صاحب وہ جب آگئے تو میں تو غصے
سے بھرا ہوا ہی تھامیں نے اس کو گھر سے با ہر ہی نکال دیا کمبخت بے ایمان
آدمی تو نے مجھے کیوں پر یشان کیا کہا جی معافی تلا فی پیر پکڑے اللہ کے
واسطے مجھے معاف کردویہ کر دو تو میں نے اس سے پو چھا بھئی بات کیا ہے بات
تو بتا ئو وہ کہنے لگے میں نے وہ زکوٰۃ کے پیسے بینک میں جمع کر وائے تھے اس
خیال سے جب اکٹھے پیسے ہو نگے تو کو ئی بڑا کام کروں گا ۔غریبوں کی یوں
خدمت کر یں گے ہسپتال کھول دینگے،مسافر خانے کھول دیں گے، بس وہ پیسے
جمع ہو تے رہے، جمع ہو تے رہے اب وہ چھ ساتھ لا کھ روپے ہو گئے ہیں، اب
میں جب وہ چیک کاٹنا چاہتا ہوں تو میرے ذہن میں یہ بات آتی ہے اتنا انٹرسٹ
کم ہو جا ئے گا نکالو ں گا تو زکوٰۃ کے پیسے تو صاحب اس کا پھر یہ حال ہوا وہ
ایک دفعہ پھر میرے پاس آئے بڑے روئے دھو ئے صاحب مجھے کیاہوا بھئی کہ صاحب

دل میں بیٹری لگے گی دو پسلیاں مصنوعی لگی ہو ئی ہیں یہاں ٹانگ میں راڈ
لگی ہو ئی تھی ایک عجیب اس کاحال میں نے کہایہ تمہیں کیا ہو گا ؟بھئی مجھے
ہٹا ٹیک ہو اڈاکٹر نے بیٹری ڈال دی ،دو پسلی نکال کر دو سری ڈال دی، گر دے کا
پتا نہیں کیا ایک گر دہ نکل گیاتو میں نے کہا یار تم ز ندہ کیسے ہو؟ کہنے لگے
ہاں جی میں زندہ ہوں بھئی تم کیوں آئے بھئی...؟ کہنے لگے ایک درخواست ہے
آپ قبول کر لیں میں نے کہا میں تو تجھ سے بات ہی نہیں کر تا تو بہت خراب
آدمی ہوہوہی جی پھر رونے لگا با قاعدہ آنسوں سے تو میں نے کہا تو بتا تو
صیحح کہنے لگے بس میری ایک خواہش ہے کہ یہ بندو کباب والا ہے اس کے پاس
چلو اور میرے ساتھ کباب کھا لو تو میں نے کہا بھئی یہ کباب کا کیا بھئی بیچ میں
تعلق آگیا ہمیرا بڑا حیران ہوا کباب کا کیا تعلق آگیا تو وہ چلے گئے تو میں نے یہ
سو چا اللہ میاں نے مجھے بندوکے کباب کھلانے ہونگے اس کے دل میں ڈال دیا تو
اب بات بتائیے کو ئی زندگی بعد میں پتا چلا اس کی بیوی امریکہ چلی گئی بچے
بھی بھا گ گئے سب بھاگ گئے وہ اکیلا گھر پر ہے یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں جن
لوگوںکے بارے میں ہماری یہ تصورات ہیں کہ یہ بڑے خوش ہیں ان کا اندر کا یہ
حال ہے سب کا ہی تقریباً یہ حال ہے تو ہم جو غریب لوگ ہیں آپ یقین کر یں
ہم امیروں سے بہت اچھے ہیں ہ ہم کھا نا بھی زیادہ کھاتے ہیں ہمیں نیند بھی
زیادہ آتی ہے ،ہماری رشتے داریاں بھی زیادہ اچھی ہیں ہماری اولاد بھی سعادت
مند ہے امیر آدمی کی اولاد یہ چاہتی رہتی ہے باپ جلدی سے مر ے اور غریب
باپ کے بچے یہ چاہتے ہیں باپ مرے ہی نہیں ااور اگر مرے تو اس کو سوکھا کر
رکھ لیں میری والدہ اللہ انہیں رحمت کرے کہا کر تی تھی بھئی یہ مجھے مر نے
نہیں دے گا اگر میں مر بھی جا ئوں گی تو یہ سوکھا کر رکھے گا تو یہ جو سوال
کیا ہے صاحب یہ جو دنیا دار جو ہے یہ وہ بہت مطمئن ہو تے ہیں مطمئن نہیں
ہو تے دالت تو ان کے پاس ہو تی ہے لیکن اطمینان قلب نہیں ہو تا غریبوں کو
زیادہ اطمینان قلب ہوتا ہے امیروں کے حساب سے اب یہ ہے کہ زیادہ غربت جو
ہے آدمی خود ذمہ دار ہے وہ محنت نہیں کر اور جتنی دنیا وی وسائل کو حاصل
کر نے کے لئے جدو جہد کرنے چا ہئے اور یہ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ کی نا
شکر ی ہے کہ آپ دستر خوان پر بیٹھے ہو ئے ہیں ہر چیز آپ اس میں سے کھا
سکتے ہیں اور آپ چٹنی ہی کھا ئیں بھئی دسترِ خوان بچھا ہوا ہے اللہ نے کہا آپ
چٹنی بھی کھا ئیں مرغی بھی کھا ئیں سب کچھ کھا ئیںہحضور قلندربابااولیا ء
کہتے ہیں یہ دنیا اللہ نے اس لئے نہیں بنا ئی کہ آپ دنیا میں بیزار ہو جائیں موٹا
چھوٹا کپڑا پہنے کیوںہر با پ اپنے بچے کو اچھی سے اچھی خوارک کھلا تا ہے ہر
باپ کی باپ کی خواہش ہو تی ہے اس کے بچے اچھے سے اچھالباس پہنے ، ہر
باپ کی خواہش ہو تی ہے اس کے بچے اچھی سے اچھی صحت ہو،تو الذین ...جو
ستر مائوں سے زیادہ محبت کر تا ہے وہ یہ چاہئے گاکہ ہم سوکھی کھا ئیں کیوں
...؟کیوں کھا ئیںمر غی اب بھئی اللہ میاں نے جس طرح آپ کے اللہ میاں اس
طرح کسی اور کے بھی ہیں امیر اگر دستر خوان دو میل بچھا ہوامرغی ہے تو وہ

دو میل چلا جا ئے گا کھا نے کے لئے اور غریب آدمی کہتا ہے جس کے اوپر ہمت
طاری ہو جا تی وہ کہتا ہے چھوڑو جی دال پر ہی گزارہ کر لیتے ہیں ہمارے ایک
ڈاکٹر صاحب تھے وہ سنا یا کر تے تھے ایک زمانے میں دال مفت ملتی تھی روٹی
پیسوں کی ملتی تھی تو ایک صاحب گئے ہوٹل میں وہ کہنے لگے ہاں بھئی کیا ہے
تو اس نے کہا بھی روٹی ہے پیسے کی دال مفت کی تو پھر انہوںنے کہا آج دال پر
ہی گزارہ کر لیں گے تو یہ سوال جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کسی کو غریب نہیں
دیکھ رہا لیکن یہ بات بھی ہے اللہ تعالیٰ کسی کو دولت پرست بھی نہیں دیکھ
رہا اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اس کو کھا ئو پیو اس سے
استفادہ کر و لیکن یہ ذہن میں رکھو یہ دل لگا نے کی جگہ نہیں ہے جو بھی کچھ
آپ بڑے سے بڑا گھر بنا لیں چھوڑنا پڑے گا بہترین لباس پہن لیں کفن آپ کو
اولٹھے کا ہی بنے گا ،آپ اپنے گھر میں ماربل لگا لیں اوپر سے نیچے تک سونا آپ
کو قبر میں ہی پڑے گا کچی مٹی لیکن اللہ تعالیٰ یہ بھی نہیں چا ہتے اللہ کی دی
ہو ئی نعمتوں کو کفران کر یں لیکن ایک بات ہے وہ گھر میں پھل بھی لا تا ہے
گھر میں اچھی اچھی چیزیں بھی لا تا ہے بچے نہیں کھا ئیں گے تو باپ خوش ہو گا
باپ کا دل رو رہاہوں گا لڑے گا بچوں کو ڈانٹے گا یہی صورت اللہ کی بھی ہے
اللہ یہ چاہتا ہے کہ ا س کی نعمتوں کا فا ئدہ اٹھا ئیںلیکن نعمتوں سے فا ئدہ اٹھا
نے کے لئے ہمیں جدوجہد بھی کر نی پڑے گی کو شش بھی کر نی پڑے گی اب ہر
وقت ہم تسبییاں ہی پڑھتے رہیں گے۔تو ظا ہر ہے ہمارے اندر وہ جدوجہداور
کوشش ہی نکل جا ئے گی نیند کے غلباً ہیں پھر یہ کہ زیادہ ہی انوار اپنے اندر
جمع کرلیں گے تو ہمارے اندر فرشتوں کی خصوصیات آجا ئے گی جب فرشتے کی
خصوصیات آجا ئیں گی تو ہمارا دل کپڑے سے بھی ہٹ جا ئے گا ،کھا نے سے بھی
ہٹ جا ئے گا ،بیوی سے بھی ہٹ جا ئے گا ،بچوں سے بھی ہٹ جائے گا ،تو اللہ
تعالیٰ نہیں چا ہتے یہ سب ہو اللہ تعالیٰ کے نظام میں کو ئی ایسا سلسلہ ہے
اللہ تعالیٰ ضرور یہ چا ہتے ہیںا یک آدمی کو بھوکا رکھا جا ئے کچھ نہیں بس اللہ
تعالیٰ کا ایک دسترخوان ہے وسیع ہے دھوپ جیسے میں نے آپ سب سے کہا
دھوپ فری ،آکسیجن فری ، بارش فری اللہ تعالیٰ یہ چا ہتے ہیں کہ جو چیز اللہ
تعالیٰ نے اس دنیا میں پیدا کردی ہے وہ تمام مخلوق ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے
مخلوق کو اختیارات

بھی دئیے ہیں اب جو بندے اپنے اختیارات استعمال کر تے ہیں وہ وسائل سے زیادہ
سے زیادہ فا ئدہ اٹھا لیتے ہیں اور جو بندے کم ہمت ہو تے ہیں جمودان کے اوپر
طاری ہو تا ہے وہ وسائل سے فا ئدہ نہیں اٹھا تے ہیںاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 118

Track 2

Time 09:22

۲۔کیا انسان فرشتوں سے افضل ہے ؟

ایک تو یہ جب آپ نے یہ کہہ دیا جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا تو اس وقت جنات
نہیں تھے آپ کی معلومات ہی ناخز ہے غلط ہے آدم سے پہلے بھی یہ زمین اسی
طرح موجود تھی اور زمین کے اوپر جنات کی آبادیاں تھی جس طرح انسان اس
دنیا میں رہتا ہے زمین پر کاشت کر تا ہے یہ ہو تا ہے وہ ہو تا ہے سائنسی
ایجادات کر تا ہے اسی طرح جنات بھی ایک پو ری مکمل مخلوق ہے اس کے یہاں
مذاہب بھی ہو تے ہیں جنات کے یہاں سائنسی ایجادات بھی ہو تی ہیں ،جنات
کے یہاںباہمشات لڑائیاں بھی ہو تی ہیں ،جنات کے یہاں اولادیں بھی ہو تی
ہیں ،جنات کا اپنا ایک ارادی ہے ایک سسٹم ہے ایک خاندان ہے تو جب آدم کو اللہ
نے بنایا تو اس سے پہلے جنات اور فرشتے دونوں موجودتھے فرشتے اور جنات دو
مخلوق ہو ئے اور ان دو مخلوقات کے اوپر تیسری مخلوق کو آدم نے بنایا اب یہ کہ
آدم کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بناکر یہ کہا کہ صاحب آدم کو سجدہ کرو سجدہ سے
مراد یہ ہے کہ آدم کی حاکمیت کر قبول کرو آدم کی حاکمیت کو کیوں قبول کرو
اس کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ جب
فرشتوں نے یہ کہا کہ یہ خون خرابہ اور فساد کر ے گا تو آدم کو اللہ تعالیٰ نے
اپنے علوم سیکھا ئے اپنے ذاتی علوم سیکھا ئے اور فرشتوں سے کہاتم یہ علوم
جانتے ہو جو ہم نے آدم کو سیکھا ئے ہیں تو تم بیان کر وتو خاموش ہو گئے تو پھر
آدم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا بھئی ہم نے جو تجھے علوم سیکھا ئیں ہیںتو بیان کر
تو جب آدم نے وہ علوم ظا ہر کئے تو فرشتوں نے یہ کہا صاحب واقعہ بات یہ ہے
کہ ہم یہ علوم نہیں جا نتے اور جو آپ کچھ جا نتے ہیں آپ بڑے ہیں آپ نے تو
جتنا ہمیں سیکھا دیا ہے ہم وتنا ہی جا نتے ہیںتو اس بنیاد پر آدم کو وہ علوم
حاصل ہو گئے جو فرشتے نہیں جا تے تھے اور اب بھی نہیں جا نتے تو ان علوم کی
بنیاد  پر آدم کی حاکمیت قائم ہو گئی اور فرشتوں نے وہ حاکمیت آدم کی قبول
کر لی ظاہر ہے وہ فرشتوں کو علوم حاصل نہیں تو جنات کو حاصل نہیں تھے
اب یہ بہکا نا جو ہے بہکا نا کسی طرح سے آتا ہی نہیں ہے کہ فرشتے کو اللہ
تعالیٰ نے جب یہ حکم دیا کہ سجدہ کرو آدم کو تو انہوں نے کہا صاحب یہ خون
خرا بہ فساد کرے گاتو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ بس جو میں کہہ رہا ہوں
وہ  تم کرو میں تمہارا حاکم ہوں ،میں تمہارا خالق ہوں بس میں کہتا ہوں
سجدہ کرو نہیں اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کہا اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو
سمجھایا اللہ تعالیٰ نے فرشتوںکو یہ بات بتا ئی کہ میں آدم کو اس لئے سجدہ کر
وا رہا ہوآدم کو وہ علوم تم نے سیکھے ہی نہیں ہیں ہتمہیں معلوم ہی نہیں
ہیں آدم کی جو فضلیت تھی وہ ثابت ہو گئی اس نے جس طرح فرشتوں پر آدم

کی فضلیت ثابت ہو گئی اس طرح ایک شیطان پر بھی آدم کی فضلیت ثابت ہو
گئی لیکن شیطان نے غرور کیا وہ اس چکر میں پڑ گیا

Matter

کہ چکر میں پڑ گئے کہ صاحب مجھے تو آگ سے بنایا اس کو تو آپ نے مٹی سے
بنایا تو اس شیطان نے دراصل محدود طرز کا مظاہرہ کیا آگ ہو مٹی ہو دو نوں
میں

Matter

ہے لیکن مسئلہ

Matter

تو زیر بحث ہے ہی نہیںہ آدم کے ساتھ زیر بحث نہیں ہے ،نہ فرشتوںکے ساتھ
زیر بحث ہے ،اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہہ رہے اس کو میں نے مٹی سے بنایا تو اس کو
سجدہ کرو اللہ تعالیٰ فضلیت ثابت کررہے ہیں علوم سے اور وہ علوم بھی وہ
علوم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذاتی علوم ہیں ہتخلیقی فا رمولوں کے علوم ہیں تو
شیطان نے سجدہ نہ کر کے اپنی محدودیت کا اظہار کیا وہ میں ہی

Matter

گھسا رہا صاحب یہ تو مٹی سے بنا ہے میں آگ سے بناہوں بات یہ ہو ئی شیطان
کی گمراہی اس بات پرہو ئی شیطان میں محدودذہن استعمال کر کے وہ لا
محدود ذہن چھوڑ دیا جو محدود ذہن انوار کو دیکھتا ہے ،روشنیوں کو دیکھتا ہے
اور جو لا محدودیت ذہن انوار کو دیکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل کر
لیتا ہے کیوں کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے براہ راست تو نہیںواسطہ اللہ تعالیٰ
کی قربت سے انکار کر دیا دیکھئے کو ئی محدود ذہن اللہ تعالیٰ کو نہیں دے رہے
اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایالا تدر...کہ اللہ کو کو ئی آنکھ نہیں دیکھ
سکتی اللہ اس آنکھ کے اوپرایک اورآنکھ فٹ کر دیتا ہے نور کی روشنی کی نور
کی آنکھ ہے وہ نور کی آنکھ اللہ کو دیکھتی ہ ہ تو شیطان اس لئے آرام لوگ یہ
غلط کہتے ہیں کہ صاحب شیطا ن سب سے بڑا واحد ہے اس نے کہا صاحب جب
میں خدا کو سجدہ کر لیا تو میں دوسرے کو دیکھتا کہاں کروں؟ کیوں کرو ؟یہ تو
شرک ہے ایسی بات نہیں ہے شیطان اس لئے رحم دہ درگاہ ہے شیطان نے لا
محدود ذہن کو چھوڑ کر محدود ذہن استعمال کیا اور اس کوجو سجدہ کرنا ہے
وہ آدم کو تھوڑی کرنا ہے سجدہ تودر اصل سجدہ تو آدم کے ان علوم کوان
فضلیت کو کر نا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کو علوم عطا کر دئیے کسی کو بھی
نہیں سیکھا ئے اس میں فرشتے بھی شامل ہیںتوجب شیطان نے سجدہ سے انکار
کیا تو اس کے معنی یہ ہوئے شیطان نے اللہ تعالیٰ کے ان علوم کو انکار کر دیا جو
اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ آدم کو سیکھا ئے تو یہ سرین نا شکری الا

فرضی بے ادبی اور نہ فرمانی کی بھی شیطان کو کسی نے نہیں
بہکا یا شیطان انسانوں کی طرح انسان کے اندر بھی دو شعور کام کر رہے ہیں
ایک شعور مادی شعور ہے جیسے ہم سب لوگ بیٹھے ہو ئے ہیں ہمادی شعور
میں ہر ہر قدم پر محتاج رہتا ہے انسان کے اندر دوسرا ایک لاشعور ہے اس کو
روح کہتے ہیں روح آزاد ہے اس کے اندر اللہ تعالیٰ کے انوار کام کر رہے ہیں جب
ہم لا شعوری زندگی میں داخل ہو تے ہیں تو سارا

Matter

جو ہے ہو جا تا ہے ایک کیفیت ایک لطافت کی ایک نور کی رو شنی سے ہو جا
تی ہے تو شیطان کو کسی نے بہکا یا نہیں ہے شیطان نے غلطی یہ کی کہ اس نے
اللہ کے معاملات میں محدود ذہن استعمال کیا مادی ذہن کو استعمال کیا

Matter

کو استعمال کیا کیوں کہ

Matter

کا اللہ سے کو ئی تعلق اس سے اچھا اب تک ہے نہ لا مخلوق ہے لیکن جب اللہ
Matter سے عرفان حاصل ہو تا ہے جب بندہ اللہ کے قریب ہو تا ہے تو اسے

کی زندگی سے نکل کر نور رو شنی کی زندگی میں داخل ہو نا پڑ ھتا ہے تو
شیطان نے کیوں کہ نور اور روشنی کی زندگی میں داخل ہو نے سے انکار کر دیا
تو اس کا ووجود ہے وہ ا س بات کو جا نتا تھا اس لئے وہ درگا ہ قرار پا یا اور
یہی اس کی سزا کا سبب بنا ہاختتام

ب یوی دی آپ کوبچے دئے اب آپ تیس سال کی عمر کے بعد یہ کہے صاحباب
ہم کچھ کر یں گے نہیں تو کھا ئیں گے کہاں سے...؟تو یہ بہت بڑی نہ انصافی اور
ظلم ہے اللہ رازق ہے اللہ انا ...اب یہ کہنا اللہ ہمارا رازق ہے محض زبا نی اور
عملاً اس کے خلا ف ہو نا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کا جو ذکر ہے وہ آپ
دل کے ساتھ نہیں کر رہے اس کا تعلق لبزش سے ہے مو جودہ معاشرتی دور میں
مو جودہ معاشرہ میں ہر آدمی یہ د یکھ رہا ہے ہے کہ دو لت دو لت ہائے دو
لت ہا ئے دو لت اب تو خاندان بھی وہی ہے جس کے پاس چار پیسے ہوں اب یہ
اچھے خاندان کی عقل کیا کہتی تھی وہ بچا رہ کم خاندان ہو ئے تو اس کا مطلب
ہے دو لت کو اتنی اہمیت دے دی گئی ہے شرا فت ،نزابت ہر چیز ختم ہو گئی
اصل چیز دو لت ہے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ مسلمانوں کے اندر دولت پر
ست زیادہ ہے مسلمان دو لت کا پوجاری ہو گیا ور جب دو لت کا و جاری ہو گیا
تو وہ شرک کے دائرہ میں داخل ہو گیا تو ان حالا ت میں اگر مسلمان ذلیل و

خوار نہیں ہے تو پھر کیا ہے یہ اللہ کی طرف سے عذاب نہیں ہے یہ،ہماری اپنی
کچھ پر یشانی ہے اللہ کہتا ہے لا تحصم...مسلمانوں کے لئے ایک پروگرام ہے وہ
پروگرام یہ ہے کہ مسلمان جو ہے متحد ہو کر ایک اللہ کے ساتھ اپنی مر کزیت
قائم کرے اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالیں لیکن یہاں صورت یہ ہے کہ مسلمان میں
کی پہچان ہی تفرکے سے ہے کو ئی شیاں ہے ،کو ئی سنی ہے ،کو ئی دیوبندی
ہے ،کو ئی بریلوی ہے ،کو ئی کٹھیاواڑئی ہے اور کوئی کیا ہے اور کو ئی کیا ہے کو
ئی نجوی ہے پتا نہیں کیا کیا فرقے ہیں تو اس کا بڑی آپ عجیب غور فرمائیں کہ
اللہ تعالیٰ فرما ئیں تفرقہ نہیں ڈا لو مر کزیت کے ساتھ قائم رہو ہماری صورت
یہ ہے کہ ہم تفرکے میں بٹ گئے تو ظا ہر بات ہے اللہ کی کھو لی نا فرمانی اللہ
کی آیات کی کھو لی نا فرمانی بغاوت ہے اگر تفرکہ اسلام میں آجا ئے تو یہ قرآن
سے اور اللہ سے اور اللہ کے رسول سے بغاوت کر نا ہے ہتو مسلمان بغاوت کر
رہا ہے اور با قی ہو نے پر اسرار ببھی کر رہا ہے کہ میں صیحح ہوں وہ غلط
ہے صنعت تو کسی کے پاس نہیں ہے دیوبندی حضرات کہتے ہیں ہم جنتی
ہیں ،ہم دوستی ہیں ،بریلوی حضرات کہتے ہیں نہیں نہیں ہم جنتی ہیں ،ہم
دوستی ہیں ،اہل حدیث صاحب کہ ہیں وہ تو سب دوستی ہیں ہم جنتی
ہیبھئی تمہارے پاس کو ئی صنعت ہے تم سے اللہ نے کہہ دیا اللہ کے رسول نے
کہہ دیاکہاں سے تمہیں پتا چل گیا تم جنتی ہوں باقی سب دوستی ہیلیکن
اسرار یہی ہے ہم صیحح ہے دو سرا غلط ہے اور یہ اسرار جب تک ختم نہیں ہو
گا تفرکہ ختم نہیں ہو گا ،تو اب یہاں بھی قرآن کے خلاف ورزی ہے اللہ کہتا ہے
ا یک خاندان بن کہہ رہو مسلمان کہتا ہے ایک خاندان تو بن کے رہنا ہی نہیں
ہے رہے ہی نہیں سکتے تو اب یہاں بھی اللہ کی بغاوت ہو رہی ہے اب نماز
نماز پر آگئی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں نماز وہ ہے کہ جس میں بندے کا اللہ کے ساتھ
تعلق قائم ہو جا تا ہے اب بات یہ ہے کہ جب کو ئی بندہ اللہ کو اللہ و اکبر کہہ
کر پکا ر تا ہے۔لیکن یہاں صورت بر عکس ہے آدمی تا ج کھلتا ہے اس میں خیال
کے علاوہ کہیں اور نہیں جاتاتین گھنٹے فلم دیکھتا ہے اس میں کسی طرف خیال
نہیں جا تا ،شادی بیاہ کی تقریبا ت میں شریک ہو تا ہے اس میں کہیں ذہن
نہیں جا تاکا روبار کر تا ہے اس میں ذہن کہیں ادھر ادھر نہیں جا تا لیکن اگر
ذہن قائم نہیں ہو تا تو نماز میں قائم نہیں ہو تا ایک تھا نے دار بلا لیں جناب ذہن
تھا نے دار کے علاوہ کہیں ہو تا ہی نہیں بس ایک ہی ترکیب ہو تی ہے کو ئی
ایسا چکر چلا ئو کو ئی سفارش ڈھونڈو ایسا کو ئی طریقہ اختیار کرو کہ یہاں
سے جان چھوٹ جا ئے تو نا اعوذ بااللہ نا اعوذ با اللہ یہ کہنا پڑا ہے مسلمان میں
تو اللہ کی اتنی بھی اہمیت نہیں ہے جتنی تھا نے دار کی ہے پھر مسلمان ان گر
نے پر کہتا ہے اللہ کے انعامات مجھے نہیں مل رہے میں نماز پڑھتا ہوں ذلیل
کیوں ہوں بھئی ذلیل اس لئے ہو تم عمل تو کر رہے ہو لیکن وہ سارا عمل اس
عمل کے ساتھ نہ آپ کا ایمان ہے اس عمل کے ساتھ نہ آپ کا دل ہے اور نہ اس
عمل کے ساتھ آپ کی رش ہے اب یہ تو مسلمانو نکی بات سمجھ میں آگئی

مسلمان ذلیل و خوار کیوں ہے ہسمجھ میں آگئی یا اس میں اور کسی صاحب کو
کو ئی اور تشریح کر نی ہے یہ جو میں نے چار با تیں بتا ئی ہیں ان مسلمانوں
میں نظر آتی ہیں یا نہیں آتی تو اس بنیادپر انسان اللہ تعالیٰ کامستحق ہو گا یا
پر یشانیوں کا مستحق ہو گا اب دوسرا مسئلہ یہ ہے جیسے اس میں کہا کہ
صاحب دو سری قومیںتو اللہ کو مانتی ہی نہیں ہیوہ خوشحال ہیں تر قی یا
فتہ ہیں تو دیکھیں دو صورتیں ایک صورت تو یہ ہے اللہ کو آپ نے لا اللہ الہ
محمد رسول اللہ...پڑھ کر اللہ کی وحدنیت کو قبول کر لیا اور حضور علیہم
الصلوٰ ۃ والسلام کو بحیثیت پیغمبر کے بحیثیت رسول کیا ہے تسلیم کر نے کامقصد
یہ ہے اللہ اور اللہ کے رسول اللہ نے جو قانون بنایا اس کو آپ نے تسلیم کر لیا اور
جب آپ ن ے قانون کو تسلیم کر لیا تو قانون پر اگر آپ عمل درآمد کر یں گے
قانون کے مطا بق آپ اپنی زندگی گزاریں گے تو وہ جو انعامات و اکرامات کا
وعدہ ہے وہ قانون کی پا بندی کے تحت ہے قانون پر عمل ہو گا تو انعامات و
اکرامات کے عمل ہو نگے دوسری قوموں کا یہ ہے وہ تو مانتے ہی نہیں وہ تو
کہتے ہیں خدا ہے ہی نہیں تو لہذا وہ اس قانون کے دائرے سے نکل گئے اب یہ
کہ کو بھی جو نظر آرہا ہے کہ صاحب وہ ووہاں سے پیسے آرہے ہیں ہمیں بھیک
مل رہی ہے ہم روٹی کھا رہے ہیں وہ تر قی کر رہے ہیں اس کا بھی قرآ ن پا
ک جواب دیتا ہے قرآن میں یہ کہا ہے کہ میں نے زمین کے اندر اللہ نے زمین کے
اندر نشا نیاں بکھر دیں ہیں جو قوم تجسس کر ے گی، جدو جہد کر ے گی ،کو
شش کر ے گی، ریسرج کر ے گی وہ اس سے فائدہ اٹھا لے گی اللہ نے یہ کہیں
نہیں کہا میں نے مسلمانون کے لئے مخصوص کر دیا لاھو انزلنہ...دیکھئے اللہ نے یہ
نہیں کہا مناف ھو مسلم ...مناف ھو مومن ...مناف ھو للناس ...کہ جو بندے
لوگوں کی توانائی پرلوگوں کی صلاحیت کو تلا ش کر لیتا ہے جو بندے اس بات کو
ڈھونڈلیتا ہے کہ لو گوں اندر کتنی صلاحتیں ہیں لو ہا اس کو فا ئدہ پہنچا تا ہے ۔
اب انہوں نے مسلموں نے انسانوں نے لوگوں کے اوپر ریسرج کی لوگوں کے جو فائدے
تھے ان کے سامنے آگئے وہ تر قی یافتہ ہو گیا مسلمانوں نے باوجود اس کے کتاب
مسلمانوں کی ہے وہ کتاب اعلان کر رہی ہے کہ لو گوں میں بے شمار فا ئدے ہیں
لوگوں کے لئے تلا ش کر و مسلمانوں نے ریسرج کی ہی نہیں کتاب بندکر لے بیٹھ
گئے قرآن کو اس لئے جیب میں رکھ لیا بلائیں گھر میں نہ گھسیں ہقرآن کی زیادہ
سے زیادہ عزت یہ ہے کہ شادی ہو گئی دولہن کو دولہا کوقرآن سے نکال دیا
بیمار ہو ئے قرآن پڑھ لیااور زیادہ بیمار ہو گئے قرآن کے ورق پلٹ کے ہوا دے دی
تو آپ نے جو قرآن کی ریسرج کی جو کتاب ہے جو سائنسی کتاب ہے آپ نے اس
کی طرف دھیان ہی نہیں دیاآگ اپنا کام چلارہی ہے ہیں کا فر ہے وہ اسے بھی
جلائے گا ،مسلمان کووہ اسے بھی جلا ئے گی ،غیر مسلم ہو وہ اسے بھی جلا ئے
گی ،آگ کو کام ہے پکا نا ہے کو ئی بھی مسلمان وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو
یا کا فر ہو یا بہریا ہو کو ئی بھی ہو وہ آگ پر پانی رکھے گا وہ پکے گا پھر قانون
یہ ہے کہ آگ جلا ئے گی پکا ئے گی تو اب آپ آگ کے استعمال کو سیکھے ہی نہیں

آپ کہے گے صاحب دو سری قوم تو آگ جلا کر ہتھیار بنا رہی ہے لوہا پگلاپگلا کے
ہم تو پیچھے کے پیچھے ہی ہیں اور پیچھے اس لئے ہیں کے آپ نے آگ کے استعمال
کو محدود کر دیا انہوں نے آگ کے استعمال کو محدود نہیں کیا انہوں نے آگ کے
استعمال کو خلا ء تک پہنچا دیا اور اس آگ کے استعمال کو یہ پٹرن کیا ہے آگ ہی
تو ہے

Heat energy

آگ ہی تو ہو تی ہے ایک لکڑی کی آگ ، ایک بجلی کی آگ ، ایک یورینیم کی آگ
اس آگ سے اس

Heat

سے وہ اس ایٹم کو تو ڑتے ہیں اور انہوں نے آگ جلا کر لو ہا پگلایا اس سے ریل
کی پٹری بنا لی ، آگ جلا کر لو ہا پگلایا اس سے جناب چھ چھ عمارت کھڑی کر
لی ، آگ جلا کر انہوں نے یورینیم کو جلا کے ایٹم کو توڑ دیا ایٹم کو پگلا یا ،آپ نے
آگ کا استعمال کر کے کھچڑی میں رہا بھئی کھچڑی پکا لو وہ کھا لو ،مر غی پکا
لو کھا لو انہو ں نے مر غی بھی کھا ئی کھچڑی بھی پکا ئی اورساتھ ساتھ آگ کی
جو ساکت ہے آگ کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک مخصوص صلاحیت رکھی ہے سائنسی
اس کو ڈھونڈ لیا اس کو تلا ش کر لیا اس لئے ایک آدمی سارے دن پڑا سو تا رہتا
ہے ،دو سرا آدمی گھر سے نکل کر سارے دن محنت مزدوری کر تا ہے ،اچھی
زندگی کس کی گزرے گی سونے والے کی یا محنت مزدوری کر نے والے کی وہ
کہتے ہیں صاحب میں بھی تو اللہ کی مخلوق ہوں میں بھی آدم کی اولاد ہوں
اس کو اللہ نے گھر دے دیا ہے مجھے چھونپڑی بھی نہیں ملی۔بھئی تو گھر سے نکلا
ہی نہیں پھر تجھے چھونپڑی بھی مل گئی اس کاتو شکر کر تو مسلمانوں کی جو
زبوحالی ہے اس کی بنیادی وجہ چار وہ ہیں جو میں نے آپ کو بتا دیاور سب سے
بڑی وجہ مسلمان کی کاہلی سستی ہے کام نہیں کرتے بس سو نا ہے سونے کا
بڑا شوق ہے تو مقصد یہ ہے کے آپ کام بھی نہ کر یں ، آپ ریسرچ بھی نہ کر یں
، آپ اللہ کی نا فرمانی بھی کر یں، آپ شرک بھی کر یں ،، آپ منافقت بھی کر
یں ،آپ جھوٹ بھی بو لیں اور یہ کہے ہم اللہ اور رسول کو ماننے والے ہیں تو
اس سے آپ خود اپنے آپ کو دھو کا دے سکتے ہیں اللہ ایسے نہیں مانتے
ومکرومکراللہ ...کہ لوگ میرے ساتھ مکر کر تے ہیمیرے ساتھ کون مکر کرے گا ؟
میتو اچھی سے اچھی تدبیریں جانے والا ہوں اور یہ سارے مکر ان کے اوپر سجدے
ہیں نما ز کے بارے میں ہے نماز ایسی بھی ہیں جو با رگاہ مقبول ہو تی ہیں تو
انسانوں کو درجے فرشتوں سے زیادہوہو جا تا ہے اور نمازیں ایسی بھی ہیاللہ
تعالیٰ لعنت بنا کر منہ پر مار دیتا ہے کیا آپ نے نہیں پڑھا یہ حدیث ہے قرآن ہے
تو ہماری اس وقت جو پو زیشن ہے نمازیں ہم پڑھ رہے ہیں اور ذلیل و خوار ہو
رہے ہیں اس کا مطلب ہے ہم وہ نماز پڑھ رہے ہیں جس نمازکے بارے میں اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کے میمنہ پر پھینک کے ما روں گا ۔ تو یہ عام طور سے لوگ

سوال کر تے ہیں ہم حضور کے امتی بھی ہیں ہم اللہ کاکلمہ بھی پڑھتے ہیں ہم
کو مانتے بھی ہیں پھربھی ہم ذلیل و خوار ہیں وہ غیر مسلم جو اللہ کو نہیں
مانتے وہ خوشحال ہیں ہم بھکا ری ہیں وہ ہمیں بھیک دے رہے ہیں یہ اس لئے
آپ بھکاری ہے آپ جھوٹ بو ل رہے ہیں ،منافق ہیں ...عربی آیت...اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں یہ کہتے ہیں مسلمان ہیں لیکن ابھی ان کے دلوں میں ایمان تو داخل
ہی نہیں ہو اتو ا سکا مطلب مسلمان ہو نا اور بات ہے مومن ہو نا اور بات
ہے تو مومن کے اوپر اللہ تعالیٰ کا انعام و اکرامات ہے جب ہمارے دلوں میں
ایمان داخل ہو جا ئے گا تو اللہ تعالیٰ کے وہ انعام و اکرامات ہم پر نازل ہو نگے
جو ہمارے بزرگوں کے ہمارے اسلاف پرہو چکے ہیں یہ ایسی بات نہیں آپ کہے
گے کہانیاں ہیں اپنی اسلاف کی آپ تا ریخ اٹھا کر دیکھیں آج جو سائنس میں
درجہ غیر مسلموں کا ہے مسلمانوں کا اس کے اوپر درجہ ہے کیا آپ اس بات سے
انکار کرسکتے ہیں چین میں ،جاپان میں فرانس میں ساری جگہ مسلمانونکی
حکومت ہوکیا آپ اس بات سے انکا ر کر سکتے ہیں کہ جب صلاح الدین ایوبی
اٹھا تو ہر سیلے کی جنگ میں اسکو فتح ہو گئی اور ہر سیلبی جنگ میں
عیسائیونکو سعید اور نہیں بعد میں معافی مانگنی پڑی اور یہ اس کو صلاح الدین
ایوبی نے یہ انہوں نے شرط رکھی تھی کہ صاحب ہم معافی مانگ رہے ہیں
ہمارے ایک کا مطا لبہ یہ ہے کہ ہمیں بیت المقدس کی زیارت کی ایجازت دے
دی جا ئے ہتاریخ ہے اور آج وہی بیت المقدس ہے آپ زیارت نہیں رکھ سکتے آپ
نہیں جا سکتے ان سے ایجازت لینے پر آج مجبور ہیں کہ وہ اصلاحین آپ کو ایجا
زت دیں تو آپ بیت المقدس جا سکتے ہیں ورنہ نہیں جا سکتے اُلٹ ہو گئی تا
ریخ تا ریخ اُلٹ اس لئے ہو گئی کہ آپ کے جو اسلاف تھے ، آپ کے جو بزرگ تھے ،
آپ کے جوجنگ امجد تھے آپ نے ان کے راستے ہی کچھ اور کہتے ہیں آپ ایک کہتا
ہے جی میں فلاح کا بیٹا ہوں کام سارے وہ کر رہا ہے باپ کے خلاف باپ روز گار
ہے متقی ہے نیک ہے بیٹا چور ہے دھوکے باز ہے دوسروں کو پریشان کر نے والا
ہے تو کیا کو ئی آدمی اس بات پر یقین کر لے گا کہ اس کا بیٹا سعادت مند ہے تو
وہ کہے گے بیٹا تو ضرور ہے لیکن سعادت مند نہیں ہے تو ہم مسلمان تو ہیں
لیکن وہ مسلمان نہیں ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ...انا اللہ ...عربی آیت
...لیکن مسلمان میں ہے جو قومیں اپنی تبدیلی چا ہتی ہیں، جو قومیں اپنا عروج
چا ہتی ،جو قومیں اپنا حکمرانی چا ہتی ہیں، اگر وہ حکمرانی کے قواعد و
ضوابط کے مطابق عمل کر یں گے تو اللہ تعالیٰ حکمران ہیںاور جو لوگ ذلیل و
خوار رہنا چا ہتے ہیں اللہ تعالیٰ ا نہیں ذلیل و خوار کر دیتا ہے علما لا یغرو...تو
مسلمانوں کی زبوحالی کا بڑا سبب یہ ہے کہ ہم مسلمان کہتے تو ہیں لیکن
ہمارے دل ایمان سے خالی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیق دے جب ہم مسلمان
ہیں نسبت تو ہمیں حاصل ہے تو رسول اللہﷺ کی رحمت العالمین کی نسبت
حاصل ہے بس تھوڑی سی ہمت کی بات ہے بھئی یہ کوشش کی جا ئے کہ جب
ہم مسلمان ہیں مسلمان گھر میں پیدا ہو ئے ہم نے کلمہ بھی پڑھ لیا رسول

اللہ سے ہمیں محبت بھی ہے تو اس محبت کو سچا ثابت کر نا لفظوں سے نکا
لنا قلب کی گہرا یوں سے اس کو ادا کرینتو پھر کو ئی وجہ نہیں ہے ہم اس ذلت
و خواری سے نکل جا ئیں گے۔اور ہمیں عروج پھر نصیب ہو جا ئے گا لیکن اگر ہم
باتیں ہی بناتے رہے ہم اللہ کے دشمن بھی رہے سوت بھی کھا تے رہے تو روزی
بھی ہماری حرام رہی جھوٹ بھی بو لتے رہے منافقت بھی کرتے رہے حق تلافی
بھی کر تے رہے ،دولت پر ستش کر کے شرک بھی کر تے رہے ،تو پھر آپ خود ہی
اندازہ لگا ئیں کیسا عروج سب تو جو اور ذلت ہے اس سے اور مزید زذلت ہو
گئی اور ذلت ہو گئی اور مزید ذلت ہو گی اور ایک وقت ایسا بھی آئے گاپتا نہیں
یہ قوم رہے بھی یا نہیں پہلے کتنی بڑی قومیں قوم عاد قوم ثمود قوم نور قوم
لوح کسی بڑی بڑی قومیں آئیں اب ان کا کو ئی نشان ہی نہیں ملتا بس تذکرہ
ملتا ہے تا ریخ میں بڑی بڑی قومیں تھیں ۔اور میں تو کہتا ہوں آپ بھی ا س بات
کو یقینا سوچتے ہونگے غور کریں اس پر جب ہم تذکرہ پڑھتے ہیں قرآن پاک میں
کہ قومیں کس طرح تباہ او ر بر باد ہو ئیں تو ا س کا گہرا مطا لعہ کر نے کے
بعدایک بات سمجھ میں آتی ہے جو قو میں تبا ہ ہو ئی ان میں دولت پرستی تھی
وہ سونے جواہرات کے پو جا ری بن گئے تھے پو جا ری کا مطلب یہ نہیں ہے آپ
اس کے سامنے سجدہ کریں یا ہاتھ جو ڑیں لیکن اس کو اہمیت دے دی اللہ
رسول کے مقابلے میں دولت کو اہمیت دے دی تو وہ دولت پرستی کی وجہ سے
جھوٹ کی وجہ سے منافقت کی وجہ سے وہ قومیں تباہ ہو گئیں ۔اب ہم بحیثیت
مسلمان قوم کے جب اپنا موازنہ کر تے ہیں تو صاحب دیکھ کر شرمندگی بھی ہو
تی ہے تکلیف بھی ہو تی ہے رو نا بھی آتا ہے کہ جو قومیں ایک ایک بنیاد پرتباہ و
برباد کر دی گئیں ان ساری قومیں کے سارے گناہ ان اس وقت مسلمانوں کے اندر
موجود ہیں یہ مسلمان قوم ابھی تک رینج بندربن چکی ہو تی یہ تو حضور پاک ﷺ
کیوں کہ رحمت العالمین ہیں آخری نبی ہیں آئندہ کو ئی نبی تو آئے گا ہی
نہیںاللہ کے محبوب ہیں دوست ہیں ان کی وجہ سے ہماری صورتیں او ر شکلیں
ٹھیک ہیں ورنہ جو ہمارے اعمال ہیں وہ تو یہی ہیں کہ ایک گناہ پر ایک قوم
تباہ کر دی گئی وہ ساری گناہ ہمارے اوپر ہیں اور پھر بھی ہم اپنے آپ کو یہ
کہتے رہے ہیں اللہ نے ہم کو ذلیل کر دیا اللہ نے ہمیں اللہ نے کیوں کر دیاتم
خودذلیل ہو ئے ہو منافقت کی وجہ سے ذلیل ہو ئے ہو اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو
فیق دے کہ بھئی ہم جتنا بھی ہو سکے اب ایک مسئلہ اور بھی لوگ کہتے ہیں کہ
صاحب یہ جو ہمارااسی معیشت ہے اس سے ہم نکل نہیں سکتے مطلب یہ
بینکنگ ہیاب بینک کے ملازم ظاہر ہے سوتی تنخواہ لاکھوں آدمی ہے اگر ساری
نوکری چھوڑ دیں تو کیا بنے سرکاری ملازمین وہ سارا سوت کا نظام ہے۔ وہ بھی
کروڑوں کے حساب سے جتنی بڑی بڑی کمپنیاں ہیں وہ بھی سوت کے اوپر چل
رہی ہیں تو اب تو یہ بڑا مسئلہ ہے اب آدمی یہ کہے جی صاحب ہم تو سوت
نہیں کھا تے تو ہم تو گھر بیٹھ جا ئیں نو کری کہی نہیں ملے گی یہ معیشت نہیں
ہے یہ بھیک ہے لیکن کم از کم اتنا تو ہو سکتا ہے کہ ہم اس نظام کو برا

سمجھیں اور برا سمجھ کر کو شش کریں کہ اس کی اصلاح ہو کو ئی وجہ نہیں
کہ جب ہم کو ئی اجتماعی حیثیت سے یہ کو شش کر یں گے تو اجتما عی حیثیت
سے سوتی نظام ختم ہو سکتا ہے ایسی بات نہیں ہیں سوتی نظام ختم نہیں ہو
سکتا لیکن اجتماعی حیثیت سے اس کی کو شش ہی نہیں کی اس لئے وہ چل
رہا ہے اور جو لوگ اس نظام کو چلا رہے ہیں ان کو تو فا ئدہ ہی فا ئدہ ہے ایک
دفعہ آدمی ان کے چکر میں پھس جا ئے پھر نہیں نکلتا وہاں سے تو اب یہ ہی ہے
کہ کم از کم اتنا احساس تو ہمیں ہو جا ئے کہ ہماری ذلت و خواری کی وجہ یہ
بھی ہے کہ ہماری روزی حلال نہیں ہے ہم جھوٹ بو لتے ہیں منا فقت کر تے
ہیں تو جب ہم اس نتیجے پر پہنچ جا ئیں گے اور کو شش کر یں گے تو آہستہ
آہستہ منا فقت ہمارے اندر سے ختم ہو جا ئے گی ہدولت پرستی ہمارے اندر سے
ختم ہو جا ئے گی حق تلا فی ہمارے اندر سے ختم ہو جا ئے گی تو جب اللہ یہ
دیکھئے گا میرے بندے کو شش کر رہے ہیں جو ان کے بس میں تھا وہ تو انہوں نے
ختم کر دیا اللہ ایسا نظام لا سکتا ہے پھر ہم اللہ کے اس نظام میں آجا ئیں
جہاں اللہ نے کہا یہ سب ہمارے دوست ہیں اور اللہ کا دوست ہے تو ظاہر ہے
اللہ کی رحمت کا نزول ہو گا اللہ کی رحمت کا نزول تو اب بھی ہے دیکھئے اللہ
میاں نے با وجود اللہ میاں کہتا ہے میرے دشمن ہیں سورج کو منا نہیں کیا کہ ان
کو رو شنی نہ دو ہوا کو منا نہیں کیا ،زمین کو منا نہیں کیا کہ ان کو پا نی نہ دو
اللہ تو یہ چا ہتا ہے کہ آپ اس کی طرف پلٹے تو صیحح اللہ کہتا ہے جب میرا
بندہ کو ئی میری طرف ایک قدم بڑھا تا ہے میں اس کی طرف دو قدم بڑھا تا
ہوں میرا بندہ جب میری طرف لپکہ آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کہ جا تا ہوں
تو یہ مثال تو قائم کر یں آپ چلو اگر سوتی معیشت جو ہے اسکو ہم ختم نہیں
کر سکتے تو کم از کم منا فقت تو ختم کر سکتے ہیں گھروں میں لڑا ئیاں جھگڑے
تو ختم کر سکتے ہیں یہ جو فرقے بن گئے ہیں ہاسلام میں ہزاروں 72فرقے پتا
نہیں کتنے فرقے ہیں ان فرقوں سے تو اپنی جان چھوڑا سکتے ہیں آج ایک ہوا کل
دو ہو نگے پر سوں کو دس ہو نگے ہو سکتا ہے ہماری نسلیں اس عذاب سے
نکل کر وہ اللہ کی رحمت میں چلی جا ئیں یہ بھی ایک بہت بڑا کارنامہ ہے ہر
انسان اپنی نسل کے لئے سب کچھ کرسکتا ہے تو اب یہ ایسی صورت ہے جن
صاحب نے یہ سوال کیا میرا خیال ہے اس کا جواب تو ہو گیا ہاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 118

Track 3

Time 35 :22

کیا کو ئی قوم عبادت سے ممتاز ہو سکتی ہے؟

جواب یہ ہے کہ مسلمان اللہ کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ پر بھی
ایمان رکھتے ہیں جتنا کچھ ہو سکتا ہے عبادت بھی کرتے ہیں ہر طرح زکوۃ
خیرات نماز جو بھی ہو تا ہے وہ کر ے ہیں اس میںیہ کہا جا سکتا ہے کہ بہت
بڑی تعداد ہے مسلمانوں کی تو کا فی لوگ ایسے ہیں جو اللہ اور رسول کو مانتے
ہیں اور ان پر اللہ پر اور اللہ کے رسول پر جان تک دینے کوتیار ہیں اس کے مظا
ہرے بھی سمجھ میں نہیں آتے جب بھی کو ئی ایسامسئلہ پیش آیا تو مسلمانوں
نے یہ محسوس کیا کہ ہماری مالی اور جانی قربانی سے اللہ اور اللہ کا رسول
خوش ہو گا تو انہوں نے نماز بھی پڑھوادی آذان بھی کر وا دی ابھی کچھ عرصے
پہلے کی بات ہے بارے تیرا سال پہلے کی بات ہے لاہور میں تحافظ ختم نبوت کے
سلسلے میں یہاں دس دس ہزار آدمی مر گئے اب یہ الگ بات ہے کس نے مارا
اپنوں نے ما را اب یہ ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان ذلیل بھی ہے مسلمان
بھکا ری بھی ہے یہ صیحح ہے ااگر غیر مسلم قوم نے ہمیں سہا را نہ دیںاور
ہماری امداد نہ کر یں تو نہیں کہا جا سکتا تو ا س کی دو ہی صورتیں ہیں ایک
صورت تو یہ ہو سکتی ہے ہم جو عبادت کر تے ہیں اس کے مقبول ہی نہیں ہے
اللہ کو دو سری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم جو عبادت لاریاضت کر تے ہیں
وہ عبادت الاریاضت کے دا ئرے میں ہی نہیں آتی ہم سمجھ رہے ہیں وہ عبادت
ہے ہم سمجھ رہے ہیں وہ اللہ کے سامنے جھکنا ہے ہم سمجھ رہے ہیں کہ جو
ہم نے حج کیا وہ اسی طرح کا حج ہے جس طرح ہمارے اسلاف کر تے تھے ارکان
تو وہی ہے نماز کھے لئے ارکان چودہ سو سال پہلے کی نماز آج بھی ہے ،چو دہ
سو سال پہلے آذان دی جا تی تھی آج بھی دی جا تی ہے ،چو دہ سو سال پہلے جو
قبلے کا رخ تھاوہ آج بھی ہے ،پھر کیا وجہ ہے مسلمان ذلیل وخوارہے اس کی بات
جو قرآن سے ثابت ہے وہ یہ ہے ہماری جو روزی ہے وہ حلال نہیں ہے جب کہ
اللہ تعالیٰ نے واضع طور پر یہ قرآن پاک میں حدیثوں میں امام جتنے فقریں ہیں
ہمارے علم میں یہ بات وضاحت کے ساتھ بیان کر دی گئی ہے کہ اسلام میں
بنیادی بات یہ ہے کہ رزق حلال ہے ، روزی حلال ہے ،اگر رو زی حلال نہیں ہو تی
تو نہ نماز کا کو ئی فا ئدہ ہو گا نہ روزے کا کو ئی فا ئدہ ہو گا ،نہ حج کا کو ئی
فا ئدہ ہو گادوسری بات اسلام یہ بتا تا ہے کہ سب سے بڑی چیز جو اسلام میں
ہے وہ منافقت ہے اسلام جو ہے منا فق کوکسی بھی حال میں پسند نہیں کر تا
منا فقت کو اسلام جو ہے وہ قبول ہی نہیں کرتا تیسرا جو سب سے بڑا گناہ ہے
جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے میں دو گناہ معاف نہیں کر سکتا ایک
شرک ایک حقو ق العبادتو اب یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہم شرک کے دائرے میںتو ہم
نے کو ئی قدم نہیں رکھ دیا اس لئے کہ حق تلفی بجا ئے خود برابر ہے شرک کے
اللہ تعالیٰ نے دو گناہ معاف نہیں کرو ںگا ایک شرک ایک حقو ق العبادیعنی شرک
اور حق تلفی دو نوں برابر برا بر کے ہیں تو اب یہ بھی دیکھنا ہے مسلمانوں میں
کہیں شرک کا اظہار تو یہ کیا چیزیں ہمارے سامنے آئی ایک رزق حلال دو سرا

منافقت سے بچنا تیسرا یہ کہ کسی کی حق تلفی نہ کر نا چو تھا یہ ہے کہ کسی
کا حق نہیں مر نا اگر یہ چار چیزیں مسلمانوں کے اندر ہیں تو وہ مسلمان کہلا
نے کا مستحق ہے اور اگر یہ چار چیزیں مسلمان کے اندر نہیں ہیں وہ خود کو تو
مسلمان کہہ رہا ہے لیکن وہ مسلمان ہے یا نہیں ہے اس کا فا صلہ اللہ جا نتا
ہے اب ہم رو زی کے اوپر آتے ہیں اس وقت ہماری جو معیشت ہے وہ سوتی
معیشت ہے بینک میں سوت گھر جتنے بنے ہو ئے ہیں وہ سوت گاڑیاں جو ہمارے
چلا نے کے لئے ہیں وہ بھی سوت کے اوپر ہیں ہر جگہ سوت ہی سوت ہے ۔یعنی
جہاں بھی آجا ئے گی وہ ہر چیز سوت کے اوپر ہے اور سوت کے بارے میں اللہ
تعالیٰ نے واضع طور پر قرآن پا ک میں یہ کہہ دیا ہے کہ جو لوگ سوت لیتے ہیں
اور جو لوگ سوت دیتے ہیں وہ میرے کھلے دشمن ہیں تو اب دشمنی دانستاں ہو
رہی ہے دشمنی نہ دنستاں ہو رہی ہے یہ دشمنی مجبوراً ہو رہی ہے لیکن
دشمن ہی دشمن ہیں تو جب اللہ تعالیٰ یہ واضع طور پر ڈیکٹریٹ کر رہا ہے
سوتی نظام پر چلنے والے لوگ میرے دشمن ہیں تو اب ہماری روزی ہی حلال
نہیں ہے سوت کی اللہ تعالیٰ ہمیں دشمن اپنا کہہ رہا ہے تو ہماری ان نمازوں
کا ہمارے ان روزوں کا ہمارے حج کا ہماری زکوٰۃ کا کیا فا ئدہ ہوا اللہ تو ہمیں
دشمن کہہ رہا ہے اور ہم وہ سب کام کر رہے ہیں جو اللہ کے لئے پسندیدہ
ہیں تو یہ کیا بات ہو ئی اللہ اپنے دشمن کے عمل کو قبول کیسے کر ے گاایک جگہ
ہمارے مسلمانوں کی زبوحالی ہے پر یشانی ہے ذلت اور خواری کا باعث ہیں یہ
سوت ہے یہ تو آپ کا ایک روزی کا معاملہ آگیا اب آپ کہیں جی یہ تو مجبوری ہے
کہ صاحب وہ سوت کے بغیر انعام ہی نہیں سکتا تو اللہ جو ہے اللہ اس مجبوری
کو نہیں مانتا مجبوری نہیں ہے آپ نے خود معیشت کوبنایا ہے ایسی معیشت آپ
نے بنائی ہے کہ آپ جو ہیاس میں پھس گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسائل کی
کمی نہیں ہے آپ اپنے گیس نکا لے اپنے یہاں انڈسٹریاں قائم کر یں بے ایمانیا ں
چھوڑ دیں کمیشن چھوڑ دیں ۔نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسا معاشرہ قائم کر نے میں
کامیاب ہو جا ئیں گے۔جس میں یہ سوت کی لعنت دی جا رہی ہے اور جب
سوت کی لعنت سے جان چھوڑ جا ئے گی تو آپ اللہ کی دشمنی کے دائرے سے
باہر نکلیں گے ۔اب آپ غور کریں ایک آدمی آپ کا دشمن بھی ہے اور وہ دوست
بھی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے یعنی کو ئی آدمی آپ کا دشمن ہے اور وہ ثابت
بھی ہو گیا دشمن ہے اس نے کہہ بھی دیا میرا دشمن ہے اور آپ اس کے بارے
میں یہ کہیں کہ وہ خوش ہو گا ۔ اب آجا ئیے اس کے منافقت پر یہاں مسلمانوں
کا جو حال ہے زبان سے کچھ اور کہتے ہیں عمل کچھ اور کر تے ہیںپو ری قوم کا
یہ حال ہے جھوٹ جو ہے اس کی زندگی میں سرائیت کر دے گا ہمارے
حضورقلندر با بااولیا ء فرمایا کر تے تھے بڑے دوکھ کے ساتھ کہ مسلمانوں کا
عجیب حال ہے کہ جھوٹ بولتے ہیں بغیر ضرورت کے فیشن کے بھئی جھوٹ بو لنے
کے بعد ایک پیا لی چا ئے مل جا ئے توصبر تو آجا ئے چا ئے مل گئی ہے ایک پیالی اب
ہماری جو قوم ہیں اس میں ہر آدمی اپنے اپنے گر بان میں منہ ڈال کر دیکھ

سکتا ہے ہم لوگ بلا ضرورت اپنے عاداً جھوٹ بولتے ہیں، کوئی اپنی نمائش کے لئے جھوٹ بو لتا ہے ،کوئی خوش آمد میں خوش کر نے کے لئے جھوٹ بو لتا ہے، کو ئی کسی کو اذیت پو چھا نے کے لئے جھوٹ بولتا ہے ،کو ئی اپنے اوپر پر دہ دالنے کے لئے جھوٹ بو لتا ہے ،مقصد یہ ہے کہ کسی نہ کسی عنوان سے اس کی زندگی میں جھوٹ کا عمل داخل ہے ایک ہزار آدمی اگر اپنا محاسبہ کر یں تو میرا اندازہ پانچ دس آدمی ایسی نہیں نکل سکتے جن کی زندگی میں جھوٹ کا عمل داخل نہ ہو تو جھوٹ جو ہے اصل منافقت ہے تو منا فقت کو اللہ پسند نہیں کر تا ۔اب حقو ق العباد پر آجائیے آپ حقو ق العبادکا یہ حال ہے کہ سب سے قریب ترین رشتہ جو ہے میاں بیوی کا ہو تا ہے ۔اللہ تعالیٰ نے اس رشتے کے بارے میں یہاں تک فرما دیا ...کہ بیویاں تمہارا لباس ہیں اور شوہر بیویوں کے لباس ہیں اس سے زیادہ قربت کا کو ئی اور طریقہ نہیں تھا ۔لباس لباس ہے یہ دوسرے اب آپ دیکھئے یہ میاں بیوی کو ئی گھر شاید ہی ایسا ہو گا جہاں میاں بیوی لڑتے نہ ہوں اور ایک دوسرے سے پیار بھی کر تے ہوں ہر ہرگھر میں لڑائی ہے میرا خیال ہے اگر سو گھر آپ لیں تو مشکل سے ایک دو گھر بڑی مشکل ایسے نکلیں گے جہا ں میاں بیوی آپس میں لڑتے نہ ہوں اس لڑا ئی کی بنیاد پر دانستاں طور پر نا دانستا ں طور پر شوقی شوہر کی حق تلفی ہو رہی ہے اور شو ہر سے بیوی کی حق تلفی ہو رہی ہے ۔جب یہ میاں بیوی کی آپس میں حق تلفی ہو رہی ہے تو پھر اولاد بھی ویسے ہی نکلتی ہے ۔اور اولاد والدین کی حق تلفی کرہی ہے اور والدین اولاد کی حق تلفی کر رہی ہے تو اب اس کا مطلب یہ ہو ا ہم نے وہ گناہ اپنے اندر داخل کر لیا ہے کہ جس کے بار ے میں اللہ تعالیٰ نے کہا یہ گناہ میں معاف کر دو ں گا اب آپ ایسا گناہ کر رہے ہیں کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضع طور پر یہ اعلان کر دیا میں اس کو معاف نہیں کرو ں گا ۔آپ ایسا گناہ کر رہے ہیں کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضع طو رپر اعلان کر دیا اس کو معاف نہیں کرو گا اور پھر اللہ تعالیٰ کی آپ عبادت بھی کر رہے ہیں تو یہ کیا بات ہے اب شرک پر آجا ئیے اور اللہ تعالیٰ نے کہا شرک کو معاف نہیں کرو گا شرکین کے لئے دو عذاب کی دلیلیں ہیں آپ سب لوگ جانتے ہیںاب شرک کا ہمارا یہ حال ہے کہ ہم اللہ کا تو تذکرہ کر تے ہیں کہ اللہ بڑا ہے اللہ رازق ہے اللہ قادر مطلق ہے لیکن ایمانداری کی بات یہ ہے کہ اللہ کا تذکر ہ ہم زبانی کر تے ہیں رازق ہم اپنے سیٹ کو اپنے بو س کو اپنی گو رئمنٹ کو اور اپنے ان لوگوں کو جو ہمیں مہینے کے بعد ہمار ے ہاتھ پر تنخواہ رکھتے ہیں ان کو سیٹ ناراض ہو جائے گا نکال دے گا سیٹ کچھ کرے گا تو تر قی ہو جا ئے گی کچھ کریں گے تو کھا ئیں۔جبکہ آپ کی زندگی میں یہ بات داخل ہے آپ اس حالت میں سے گزر چکے ہیں کہ جب بھی آپ کو رو زی فراہم دی ماں کے پیٹ میں آپ کو روزی فراہم کی اور سو لہ سترہ سال تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو روزی فراہم کی کبھی اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی چھتیس سال عمر ہے ،کبھی کسی کی پچاس سال عمر ہے ،کسی کی پچیسہ سال کی عمر ہے ہر شخص اس

بات پر غور کرسکتا ہے کیا پچیس سال کی عمر میں کبھی وہ بھو کا سو یا ہے ؟
کیاپچیس سال کی عمر میں کبھی وہ ننگا رہا ہے؟ ،کیا پچیس پچاس یا ساٹھ سال
کی عمر تک کبھی وہ بے گھر رہا ہے؟تو ایک جواب ہوگا ایسا نہیں ہے تنگی تو
شی ایک الگ بات ہے کبھی ایسا نہیں ہو اآدمی بھو کا رہا ہویا بغیر گھر کے رہا
ہوگھر چھوٹا بڑا ہو سکتا ہے لیکن چھت ایسے ضرور ملے گی تو جس اللہ آپ کو
ان حالا ت سے گزادیا ہ جب آپ کسی قابل نہیں رہے آپ کی نگہبا نی کی آپ
کو رزق فراہم کیا آپ کو وسائل فراہم کئے آپ کو گھر دیا آپ کوماں باپ دئیے
آپ کو ب یوی دی آپ کوبچے دئے ابہ آپ تیس سال کی عمر کے بعد یہ کہے
صاحباب ہم کچھ کر یں گے نہیں تو کھا ئیں گے کہاں سے...؟تو یہ بہت بڑی نہ
انصافی اور ظلم ہے اللہ رازق ہے اللہ انا ...اب یہ کہنا اللہ ہمارا رازق ہے
محض زبا نی اور عملاً اس کے خلا ف ہو نا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کا جو
ذکر ہے وہ آپ دل کے ساتھ نہیں کر رہے اس کا تعلق لبزش سے ہے مو جودہ
معاشرتی دور میں مو جودہ معاشرے میں ہر آدمی یہ د یکھ رہا ہے کہ دو
لت دو لت ہائے دو لت ہا ئے دو لت اب تو خاندان بھی وہی ہے جس کے پاس چار
پیسے ہوں اب یہ اچھے خاندان کی عقل کیا کہتی تھی وہ بچا رہ کم خاندان ہو ئے
تو اس کا مطلب ہے دو لت کو اتنی اہمیت دے دی گئی ہے شرا فت ،نزابت ہر
چیز ختم ہو گئی اصل چیز دو لت ہے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ مسلمانوں کے
اندر دولت پر ست زیادہ ہے مسلمان دو لت کا پوجاری ہو گیا ور جب دو لت کا و
جاری ہو گیا تو وہ شرک کے دائرے میں داخل ہو گیا تو ان حالا ت میں اگر
مسلمان ذلیل و خوار نہیں ہے تو پھر کیا ہے یہ اللہ کی طرف سے عذاب نہیں
ہے یہ،ہماری اپنی کچھ پر یشانی ہے اللہ کہتا ہے لا تحصم...مسلمانوں کے لئے
ایک پروگرام ہے وہ پروگرام یہ ہے کہ مسلمان جو ہے متحد ہو کر ایک اللہ کے
ساتھ اپنی مر کزیت قائم کرے اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالیں لیکن یہاں صورت یہ
ہے کہ مسلمان میں کی پہچان ہی تفرکہ سے ہے کو ئی شیاں ہے ،کو ئی سنی
ہے ،کو ئی دیوبندی ہے ،کو ئی بریلوی ہے ،کو ئی کٹھیاواڑئی ہے اور کوئی کیا ہے
اور کو ئی کیا ہے کو ئی نجوی ہے پتا نہیں کیا کیا فرقے ہیں تو اس کا بڑی آپ
عجیب غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فرما ئیں تفرقہ نہیں ڈا لو مر کزیت کے ساتھ
قائم رہوہماری صورت یہ ہے کہ ہم تفرکے میں بٹ گئے تو ظا ہر بات ہے اللہ
کی کھو لی نا فرمانی اللہ کی آیات کی کھو لی نا فرمانی بغاوت ہے اگر تفرکے
اسلام میں آجا ئے تو یہ قرآن سے اور اللہ سے اور اللہ کے رسول سے بغاوت کر نا
ہے ہتو مسلمان بغاوت کر رہا ہے اور با قی ہو نے پر اسرار ببھی کر رہا ہے کہ
میں صیحح ہوں وہ غلط ہے صنعت تو کسی کے پاس نہیں ہے دیوبندی حضرات
کہتے ہیں ہم جنتی ہیں ،ہم دوستی ہیں ،بریلوی حضرات کہتے ہیں نہیں نہیں
ہم جنتی ہیں ،ہم دوستی ہیں ،اہل حدیث صاحب کہ ہیں وہ تو سب دوستی
ہیں ہم جنتی ہیببھئی تمہارے پاس کو ئی صنعت ہے تم سے اللہ نے کہہ دیا اللہ
کے رسول نے کہہ دیاکہاں سے تمہیں پتا چل گیا تم جنتی ہوں باقی سب دوستی

ہیلیکن اسرار یہی ہے ہم صحیح ہے دو سرا غلط ہے اور یہ اسرار جب تک ختم
نہیں ہو گا تفرکہ ختم نہیں ہو گا ،تو اب یہاں بھی قرآن کے خلاف ورزی ہے اللہ
کہتا ہے ا یک خاندان بن کے رہو مسلمان کہتا ہے ایک خاندان تو بن کے رہنا ہی
نہیں ہے رہے ہی نہیں سکتے تو اب یہاں بھی اللہ کی بغاوت ہو رہی ہے اب
نماز نماز پر آگئی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں نماز وہ ہے کہ جس میں بندے کا اللہ کے
ساتھ تعلق قائم ہو جا تا ہے اب بات یہ ہے کہ جب کو ئی بندہ اللہ کو اللہ و اکبر
کہہ کر پکا ر تا ہے۔لیکن یہاں صورت بر عکس ہے آدمی تا ج کھلتا ہے اس میں
خیال کے علاوہ کہیں اور نہیں جاتاتین گھنٹے فلم دیکھتا ہے اس میں کسی طرف
خیال نہیں جا تا ،شادی بیاہ کی تقریبا ت میں شریک ہو تا ہے اس میں کہیں
ذہن نہیں جا تاکا روبار کر تا ہے اس میں ذہن کہیں ادھر ادھر نہیں جا تا لیکن
اگر ذہن قائم نہیں ہو تا تو نماز میں قائم نہیں ہو تا ایک تھا نے دار بلا لیں جناب
ذہن تھا نے دار کے علاوہ کہیں ہو تا ہی نہیں بس ایک ہی ترکیب ہو تی ہے کو
ئی ایسا چکر چلا ئو کو ئی سفارش ڈھونڈو ایسا کو ئی طریقہ اختیار کرو کہ یہاں
سے جان چھوٹ جا ئے تو نا اعوذ بااللہ نا اعوذ با اللہ یہ کہنا پڑا ہے مسلمان میں
تو اللہ کی اتنی بھی اہمیت نہیں ہے جتنی تھا نے دار کی ہے پھر مسلمان ان گر
تے پر کہتا ہے اللہ کے انعامات مجھے نہیں مل رہے میں نماز پڑھتا ہوں ذلیل
کیوں ہوں بھئی ذلیل اس لئے ہو تم عمل تو کر رہے ہو لیکن وہ سارا عمل اس
عمل کے ساتھ نہ آپ کا ایمان ہے اس عمل کے ساتھ نہ آپ کا دل ہے اور نہ اس
عمل کے ساتھ آپ کی رش ہے اب یہ تو مسلمانو نکی بات سمجھ میں آگئی
مسلمان ذلیل و خوار کیوں ہے ہسمجھ میں آگئی یا اس میں اور کسی صاحب کو
کو ئی اور تشریح کر نی ہے یہ جو میں نے چار با تیں بتا ئی ہیں ان مسلمانوں
میں نظر آتی ہیں یا نہیں آتی تو اس بنیادپر انسان اللہ تعالیٰ کامستحق ہو گا یا
پر یشانیوں کا مستحق ہو گا اب دوسرا مسئلہ یہ ہے جیسے اس میں کہا کہ
صاحب دو سری قومیںتو اللہ کو مانتی ہی نہیں ہیںوہ خوشحال ہیں تر قی یا
فتہ ہیں تو دیکھیں دو صورتیں ایک صورت تو یہ ہے اللہ کو آپ نے لا اللہ الہ
محمد رسول اللہ...پڑھ کر اللہ کی وحدنیت کو قبول کر لیا اور حضور علیہم
الصلوٰ ۃ والسلام کو بحیثیت پیغمبر کے بحیثیت رسول کیا ہے تسلیم کر نے کامقصد
یہ ہے اللہ اور اللہ کے رسول اللہ نے جو قانون بنایا اس کو آپ نے تسلیم کر لیا اور
جب آپ ن ے قانون کو تسلیم کر لیا تو قانون پر اگر آپ عمل درآمد کر یں گے
قانون کے مطا بق آپ اپنی زندگی گزاریں گے تو وہ جو انعامات و اکرامات کا
وعدہ ہے وہ قانون کی پا بندی کے تحت ہے قانون پر عمل ہو گا تو انعامات و
اکرامات کے عمل ہو نگے دوسری قوموں کا یہ ہے وہ تو مانتے ہی نہیں وہ تو
کہتے ہیں خدا ہے ہی نہیں تو لہذا وہ اس قانون کے دائرے سے نکل گئے اب یہ
کہ کو بھی جو نظر آرہا ہے کہ صاحب وہ ووہاں سے پیسے آرہے ہیں ہمیں بھیک
مل رہی ہے ہم روٹی کھا رہے ہیں وہ تر قی کر رہے ہیں اس کا بھی قرآ ن پا
ک جواب دیتا ہے قرآن میں یہ کہا ہے کہ میں نے زمین کے اندر اللہ نے زمین کے

اندر نشا نیاں بکھر دیں ہیں جو قوم تجسس کر ے گی، جدو جہد کر ے گی ،کو
شش کر ے گی، ریسرج کر ے گی وہ اس سے فائدے اٹھا لے گی اللہ نے یہ کہیں
نہیں کہا میں نے مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دیا لاھو انزلنہ...دیکھئے اللہ نے یہ
نہیں کہا مناف ھو مسلم ...مناف ھو مومن ...مناف ھو للناس ...کہ جو بندہ
لوہے کی توانائی پرلو ہے کی صلاحیت کو تلا ش کر لیتا ہے جو بندہ اس بات کو
ڈھونڈلیتا ہے کہ لو ہے اندر کتنی صلاحتیں ہیں لو ہا اس کو فا ئدے پہنچا تا ہے ہ
اب انہوں نے مسلموں نے انسانوں نے لوہے کے اوپر ریسرج کی لوہے کے جو فائدے
تھے ان کے سامنے آگئے وہ تر قی یافتہ ہو گیا مسلمانوں نے باوجود اس کے کتاب
مسلمانوں کی ہے وہ کتاب اعلان کر رہی ہے کہ لو ہے میں بے شمار فا ئدے ہیں
لوگوں کے لئے تلا ش کر و مسلمانوں نے ریسرج کی ہی نہیں کتاب بندکر لے بیٹھ
گئے قرآن کو اس لئے جیب میں رکھ لیا بلائیں گھر میں نہ گھسیں ہقرآن کی زیادہ
سے زیادہ عزت یہ ہے کہ شادی ہو گئی دولہن کو دولہا کوقرآن سے نکال دیا
بیمار ہو ئے قرآن پڑھ لیااور زیادہ بیمار ہو گئے قرآن کے ورق پلٹ کے ہوا دے دی
تو آپ نے جو قرآن کی ریسرج کی جو کتاب ہے جو سائنسی کتاب ہے آپ نے اس
کی طرف دھیان ہی نہیں دیاآگ اپنا کام چلارہی ہے ہیں کا فر ہے وہ اسے بھی
جلائے گا ،مسلمان کووہ اسے بھی جلا ئے گی ،غیر مسلم ہو وہ اسے بھی جلا ئے
گی ،آگ کو کام ہے پکا نا ہے کو ئی بھی مسلمان وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو
یا کا فر ہو یا بہریا ہو کو ئی بھی ہو وہ آگ پر پانی رکھے گا وہ پکے گا پھر قانون
یہ ہے کہ آگ جلا ئے گی پکا ئے گی تو اب آپ آگ کے استعمال کو سیکھے ہی نہیں
آپ کہے گے صاحب دو سری قوم تو آگ جلا کر ہتھیار بنا رہی ہے لوہا پگلاپگلا کے
ہم تو پیچھے کے پیچھے ہی ہیں اور پیچھے اس لئے ہیں کہ آپ نے آگ کے استعمال
کو محدود کر دیا انہوں نے آگ کے استعمال کو محدود نہیں کیا انہوں نے آگ کے
استعمال کو خلا ء تک پہنچا دیا اور اس آگ کے استعمال کو یہ پٹرن کیا ہے آگ ہی
تو ہے

Heat energy

آگ ہی تو ہو تی ہے ایک لکڑی کی آگ ، ایک بجلی کی آگ ، ایک یورینیم کی آگ
اس آگ سے اس

Heat

سے وہ اس ایٹم کو تو ڑتے ہیں اور انہوں نے آگ جلا کر لو ہا پگلایا اس سے ریل
کی پٹری بنا لی ، آگ جلا کر لو ہا پگلایا اس سے جناب چھ چھ عمارت کھڑی کر
لی ، آگ جلا کر انہوں نے یورینیم کو جلا کے ایٹم کو توڑ دیا ایٹم کو پگلا یا ،آپ نے
آگ کا استعمال کر کے کھچڑی میں رہا بھئی کھچڑی پکا لو وہ کھا لو ،مر غی پکا
لو کھا لو انہو ںنے مر غی بھی کھا ئی کھچڑی بھی پکا ئی اورساتھ ساتھ آگ کی
جو ساکت ہے آگ کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک مخصوص صلاحیت رکھی ہے سائنسی
اس کو ڈھونڈ لیا اس کو تلا ش کر لیا اس لئے ایک آدمی سارے دن پڑا سو تا رہتا

ہے ،دو سرا آدمی گھر سے نکل کر سارے دن محنت مزدوری کر تا ہے ،اچھی
زندگی کس کی گزرے گی سونے والے کی یا محنت مزدوری کر نے والے کی وہ
کہتے ہیں صاحب میں بھی تو اللہ کی مخلوق ہوں میں بھی آدم کی اولاد ہوں
اس کو اللہ نے گھر دے دیا ہے مجھے چھونپڑی بھی نہیں ملی۔بھئی تو گھر سے نکلا
ہی نہیں پھر تجھے چھونپڑی بھی مل گئی اس کاتو شکر کر تو مسلمانوں کی جو
زبوحالی ہے اس کی بنیادی وجہ چار وہ ہیں جو میں نے آپ کو بتا دیاور سب سے
بڑی وجہ مسلمان کی کاہلی سستی ہے کام نہیں کرتے بس سو نا ہے سونے کا
بڑا شوق ہے تو مقصد یہ ہے کہ آپ کام بھی نہ کر یں ، آپ ریسرج بھی نہ کر یں
، آپ اللہ کی نا فرمانی بھی کر یں، آپ شرک بھی کر یں ،، آپ منافقت بھی کر
یں ،آپ جھوٹ بھی بو لیں اور یہ کہیں ہم اللہ اور رسول کو ماننے والے ہیں تو
اس سے آپ خود اپنے آپ کو دھو کا دے سکتے ہیں اللہ ایسے نہیں مانتے
ومکرومکراللہ ...کہ لوگ میرے ساتھ مکر کر تے ہیںمیرے ساتھ کون مکر کرے گا ؟
میںتو اچھی سے اچھی تدبیریں جانے والا ہوں اور یہ سارے مکر ان کے اوپر سجدے
ہیں نما ز کے بارے میں ہے نماز ایسی بھی ہیں جو با رگاہ مقبول ہو تی ہیں تو
انسانوں کو درجے فرشتوں سے زیادہ ہوجا تا ہے اور نمازیں ایسی بھی ہیںاللہ
تعالیٰ لعنت بنا کر منہ پر مار دیتا ہے کیا آپ نے نہیں پڑھا یہ حدیث ہے قرآن ہے
تو ہماری اس وقت جو پو زیشن ہے نمازیں ہم پڑھ رہے ہیں اور ذلیل و خوار ہو
رہے ہیں اس کا مطلب ہے ہم وہ نماز پڑھ رہے ہیں جس نمازکے بارے میں اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کہ میںمنہ پر پھینک کہ ما روں گا ۔ تو یہ عام طور سے لوگ
سوال کر تے ہیں ہم حضور کے امتی بھی ہیں ہم اللہ کاکلمہ بھی پڑھتے ہیں ہم
کو مانتے بھی ہیں پھربھی ہم ذلیل و خوار ہے وہ غیر مسلم جو اللہ کو نہیں
مانتے وہ خوشحال ہیں ہم بھکا ری ہیں وہ ہمیں بھیک دے رہے ہیں۔ یہ اس لئے
آپ بھکاری ہے آپ جھوٹ بو ل رہے ہیں ،منافق ہیں ...عربی آیت...اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں یہ کہتے ہیں مسلمان ہیں لیکن ابھی ان کے دلوں میں ایمان تو داخل
ہی نہیں ہو اتو ا سکا مطلب مسلمان ہو نا اور بات ہے مومن ہو نا اور بات
ہے تو مومن کے اوپر اللہ تعالیٰ کا انعام و اکرامات ہے جب ہمارے دلوں میں
ایمان داخل ہو جا ئے گا تو اللہ تعالیٰ کے وہ انعام و اکرامات ہم پر نازل ہو نگے
جو ہمارے بزرگوں کے ہمارے اسلاف پرہو چکے ہیں یہ ایسی بات نہیں آپ کہے
گے کہانیاں ہیں اپنی اسلاف کی آپ تا ریخ اٹھا کر دیکھیں آج جو سائنس میں
درجہ غیر مسلموں کا ہے مسلمانوں کا اس کے اوپر درجہ ہے کیا آپ اس بات سے
انکار کرسکتے ہیں چین میں ،جاپان میں فرانس میں ساری جگہ مسلمانوںکی
حکومت ہوکیا آپ اس بات سے انکا ر کر سکتے ہیں کہ جب صلاح الدین ایوبی
اٹھا تو ہر سیلہ کی جنگ میں اسکو فتح ہو گئی اور ہر سیلبی جنگ میں
عیسائیونکو سعید اور نہیں بعد میں معافی مانگنی پڑی اور یہ اس کو صلاح الدین
ایوبی نے یہ انہوں نے شرط رکھی تھی کہ صاحب ہم معافی مانگ رہے ہیں
ہمارے ایک کا مطا لبہ یہ ہے کہ ہمیں بیت المقدس کی زیارت کی اجازت دے

دی جا ئے ۔تاریخ ہے اور آج وہی بیت المقدس ہے آپ زیارت نہیں رکھ سکتے آپ
نہیں جا سکتے ان سے ایجازت لینے پر آج مجبور ہیں کہ وہ اصلاحین آپ کو ایجا
زت دیں تو آپ بیت المقدس جا سکتے ہیں ورنہ نہیں جا سکتے اُلٹ ہو گئی تا
ریخ تا ریخ اُلٹ اس لئے ہو گئی کہ آپ کے جو اسلاف تھے ، آپ کے جو بزرگ تھے ،
آپ کے جوجنگ امجد تھے آپ نے ان کے راستے ہی کچھ اور کہتے ہیں آپ ایک کہتا
ہے جی میں فلاح کا بیٹا ہوں کام سارے وہ کر رہا ہے باپ کے خلاف باپ روز گار
ہے متقی ہے نیک ہے بیٹا چور ہے دھوکے باز ہے دوسروں کو پریشان کر نے والا
ہے تو کیا کو ئی آدمی اس بات پر یقین کر لے گا کہ اس کا بیٹا سعادت مند ہے تو
وہ کہے گے بیٹا تو ضرور ہے لیکن سعادت مند نہیں ہے تو ہم مسلمان تو ہیں
لیکن وہ مسلمان نہیں ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ...انا اللہ ...عربی آیت
...لیکن مسلمان میں ہے جو قومیں اپنی تبدیلی چا ہتی ہیں، جو قومیں اپنا عروج
چا ہتی ،جو قومیں اپنا حکمرانی چا ہتی ہیں، اگر وہ حکمرانی کے قواعد و
ضوابط کے مطابق عمل کر یں گے تو اللہ تعالیٰ حکمران ہیںاور جو لوگ ذلیل و
خوار رہنا چا ہتے ہیں اللہ تعالیٰ ا نہیں ذلیل و خوار کر دیتا ہے علما لا یغرو...تو
مسلمانوں کی زبوحالی کا بڑا سبب یہ ہے کہ ہم مسلمان کہتے تو ہیں لیکن
ہمارے دل ایمان سے خالی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیق دے جب ہم مسلمان
ہیں نسبت تو ہمیں حاصل ہے تو رسول اللہﷺ کی رحمت العالمین کی نسبت
حاصل ہے بس تھوڑی سی ہمت کی بات ہے بھئی یہ کوشش کی جا ئے کہ جب
ہم مسلمان ہیں مسلمان گھر میں پیدا ہو ئے ہم نے کلمہ بھی پڑھ لیا رسول
اللہﷺ سے ہمیں محبت بھی ہے تو اس محبت کو سچا ثابت کر نا لفظوں سے نکا
لنا قلب کی گہرا یوں سے اس کو ادا کریںتو پھر کو ئی وجہ نہیں ہے ہم اس ذلت
و خواری سے نکل جا ئیں گےاور ہمیں عروج پھر نصیب ہو جا ئے گا لیکن اگر ہم
باتیں ہی بناتے رہے ہم اللہ کے دشمن بھی رہے سوت بھی کھا تے رہے تو روزی
بھی ہماری حرام رہی جھوٹ بھی بو لتے رہے منافقت بھی کرتے رہے حق تلافی
بھی کر تے رہے ،دولت پر ستش کر کے شرک بھی کر تے رہے ،تو پھر آپ خود ہی
اندازہ لگا ئیں کیسا عروج سب تو جو اور ذلت ہے اس سے اور مزید زذلت ہو
گئی اور ذلت ہو گئی اور مزید ذلت ہو گی اور ایک وقت ایسا بھی آئے گاپتا نہیں
یہ قوم رہے بھی یا نہیں پہلے کتنی بڑی قومیں قوم عاد قوم ثمود قوم نور قوم
لوح کسی بڑی بڑی قومیں آئیں اب ان کا کو ئی نشان ہی نہیں ملتا بس تذکرہ
ملتا ہے تا ریخ میں بڑی بڑی قومیں تھیں ۔اور میں تو کہتا ہوں آپ بھی ا س بات
کو یقینا سوچتے ہونگے غور کریں اس پر جب ہم تذکرہ پڑھتے ہیں قرآن پاک میں
کہ قومیں کس طرح تباہ او ر بر باد ہو ئیں تو ا س کا گہرا مطا لعہ کر نے کے
بعدایک بات سمجھ میں آتی ہے جو قو میں تبا ہ ہو ئی ان میں دولت پرستی تھی
وہ سونے جواہرات کے پو جا ری بن گئے تھے پو جا ری کا مطلب یہ نہیں ہے آپ
اس کے سامنے سجدے کریں یا ہاتھ جو ڑیں لیکن اس کو اہمیت دے دی اللہ
رسول کے مقابلے میں دولت کو اہمیت دے دی تو وہ دولت پرستی کی وجہ سے

جھوٹ کی وجہ سے منافقت کی وجہ سے وہ قومیں تباہ ہو گئیں ۔اب ہم بحیثیت
مسلمان قوم کے جب اپنا موازنہ کر تے ہیں تو صاحب دیکھ کر شرمندگی بھی ہو
تی ہے تکلیف بھی ہو تی ہے رو نا بھی آتا ہے کہ جو قومیں ایک ایک بنیاد پرتباہ و
برباد کر دی گئیں ان ساری قومیں کے سارے گناہ ان اس وقت مسلمانوں کے اندر
موجود ہیں یہ مسلمان قوم ابھی تک رینج بندربن چکی ہو تی یہ تو حضور پاک ﷺ
کیوں کہ رحمت العالمین ہیں آخری نبی ہیں آئندہ کو ئی نبی تو آئے گا ہی
نہیںاللہ کے محبوب ہیں دوست ہیں ان کی وجہ سے ہماری صورتیں او ر شکلیں
ٹھیک ہیں ورنہ جو ہمارے اعمال ہیں وہ تو یہی ہیں کہ ایک گناہ پر ایک قوم
تباہ کر دی گئی وہ ساری گناہ ہمارے اوپر ہیں اور پھر بھی ہم اپنے آپ کو یہ
کہتے رہتے ہیں اللہ نے ہم کو ذلیل کر دیا اللہ نے ہمیں اللہ نے کیوں کر دیاتم
خودذلیل ہو ئے ہو منافقت کی وجہ سے ذلیل ہو ئے ہو اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو
فیق دے کہ بھئی ہم جتنا بھی ہو سکے اب ایک مسئلہ اور بھی لوگ کہتے ہیں کہ
صاحب یہ جو ہمارااسی معیشت ہے اس سے ہم نکل نہیں سکتے مطلب یہ
بینکنگ ہیاب بینک کے ملازم ظاہر ہے سوتی تنخواہ لاکھوں آدمی ہے اگر ساری
نوکری چھوڑ دیں تو کیا بنے سرکاری ملازمین وہ سارا سوت کا نظام ہے۔ وہ بھی
کروڑوں کے حساب سے جتنی بڑی بڑی کمپنیاں ہیں وہ بھی سوت کے اوپر چل
رہی ہیں تو اب تو یہ بڑا مسئلہ ہے اب آدمی یہ کہے جی صاحب ہم تو سوت
نہیں کھا تے تو ہم تو گھر بیٹھ جا ئیں نو کری کہی نہیں ملے گی یہ معیشت نہیں
ہے یہ بھیک ہے لیکن کم از کم اتنا تو ہو سکتا ہے کہ ہم اس نظام کو برا
سمجھیں اور برا سمجھ کر کو شش کریں کہ اس کی اصلاح ہو کو ئی وجہ نہیں
کہ جب ہم کو ئی اجتماعی حیثیت سے یہ کو شش کر یں گے تو اجتما عی حیثیت
سے سوتی نظام ختم ہو سکتا ہے ایسی بات نہیں ہیں سوتی نظام ختم نہیں ہو
سکتا لیکن اجتماعی حیثیت سے اس کی کو شش ہی نہیں کی اس لئے وہ چل
رہا ہے اور جو لوگ اس نظام کو چلا رہے ہیں ان کو تو فا ئدہ ہی فا ئدہ ہے ایک
دفعہ آدمی ان کے چکر میں پھس جا ئے پھر نہیں نکلتا وہاں سے تو اب یہ ہی ہے
کہ کم از کم اتنا احساس تو ہمیں ہو جا ئے کہ ہماری ذلت و خواری کی وجہ یہ
بھی ہے کہ ہماری روزی حلال نہیں ہے ہم جھوٹ بو لتے ہیں منا فقت کر تے
ہیں تو جب ہم اس نتیجہ پر پہنچ جا ئیں گے اور کو شش کر یں گے تو آہستہ
آہستہ منا فقت ہمارے اندر سے ختم ہو جا ئے گی ۔دولت پرستی ہمارے اندر سے
ختم ہو جا ئے گی حق تلا فی ہمارے اندر سے ختم ہو جا ئے گی تو جب اللہ یہ
دیکھئے گا میرے بندے کو شش کر رہے ہیں جو ان کے بس میں تھا وہ تو انہوں نے
ختم کر دیا اللہ ایسا نظام لا سکتا ہے پھر ہم اللہ کے اس نظام میں آجا ئیں
جہاں اللہ نے کہا یہ سب ہمارے دوست ہیں اور اللہ کا دوست ہے تو ظاہر ہے
اللہ کی رحمت کا نزول ہو گا اللہ کی رحمت کا نزول تو اب بھی ہے دیکھئے اللہ
میاں نے با وجود اللہ میاں کہتا ہے میرے دشمن ہیں سورج کو منا نہیں کیا کہ ان
کو رو شنی نہ دو ہوا کو منا نہیں کیا ،زمین کو منا نہیں کیا کہ ان کو پا نی نہ دو

اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی طرف پلٹے تو صیحح اللہ کہتا ہے جب میرا بندہ کو ئی میری طرف ایک قدم بڑھا تا ہے میں اس کی طرف دو قدم بڑھا تا ہوں میرا بندہ جب میری طرف لپکے آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کے جا تا ہوں تو یہ مثال تو قائم کر یں آپ چلو اگر سوتی معیشت جو ہے اسکو ہم ختم نہیں کر سکتے تو کم از کم منا فقت تو ختم کر سکتے ہیں گھروں میں لڑا ئیاں جھگڑے تو ختم کر سکتے ہیں یہ جو فرقے بن گئے ہیں ہاسلام میں ہزاروں 72فرقے پتا نہیں کتنے فرقے ہیں ان فرقوں سے تو اپنی جان چھوڑا سکتے ہیں آج ایک ہوا کل دو ہو نگے پر سوں کو دس ہو نگے ہو سکتا ہے ہماری نسلیں اس عذاب سے نکل کر وہ اللہ کی رحمت میں چلی جا ئیں یہ بھی ایک بہت بڑا کارنامہ ہے ہر انسان اپنی نسل کے لئے سب کچھ کرسکتا ہے تو اب یہ ایسی صورت ہے جن صاحب نے یہ سوال کیا میرا خیال ہے اس کا جواب تو ہو گیا ہاختتام

★★★★★★★